

خمینی اپنی کتاب حکومت اسلامیہ میں لکھتا ہے

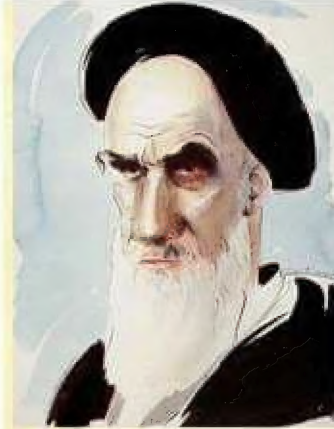
اماموں کا رتبہ ہر نبی اور ہر فرشتے سے بلند ہے (نعموذ باللہ)۔ ﴿حکومت اسلامیہ، ص ۵۲۔ طبع ایران﴾

عدم امکان تشکیل تلك الحكومة ، فالولاية لا تسقط ، لأن الفقهاء قد ولاهم الله ، فيجب على الفقيه أن يعمل بموجب ولايته قدر المستطاع ، فعليه أن يأخذ الزكاة والخمس والخراج والجزية أن استطاع ، لينفق كل ذلك في مصالح المسلمين وعليه أن استطاع أن يقيم حدود الله • وليس العجز المؤقت عن تشكيل الحكومة القوة المتكاملة يعني بأي وجه أن تنزوي بل أن التصدي لحوائج المسلمين ، وتطبيق ما تيسر تطبيقه فيهم من الأحكام ، كل ذلك واجب بالقدر المستطاع •

الولاية التكوينية :

وثبوت الولاية والحاكمية للإمام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحكام • فإن للإمام مقاما محمودا ودرجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون • وإن من ضروريات مذهبنا أن لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل • وبموجب ما لدينا من الروايات والاحاديث فإن الرسول الأعظم (ص) والأئمة (ع) كانوا قبل هذا العالم أنوارا فجعلهم الله بعرشه محققين ، وجعل لهم من المنزلة والزلفي ما لا يعلمه إلا الله • وقد قال جبرئيل - كما ورد في روايات المعراج - : لو دنوت أنملة لاحترقت • وقد ورد عنهم (ع) : أن لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل • ومثل هذه المنزلة

الحركة الإسلامية في إيران



الحكومة الإسلامية

الرجع النسيئة الأولى

الإمام المجاهد السيد روح الله خميني

کر رہا ہے۔

اسلام کی پیروی، قرآن سے وسیلہ جوئی اور عزت سے وابستگی ہمارے لئے قابلِ فخر ہے

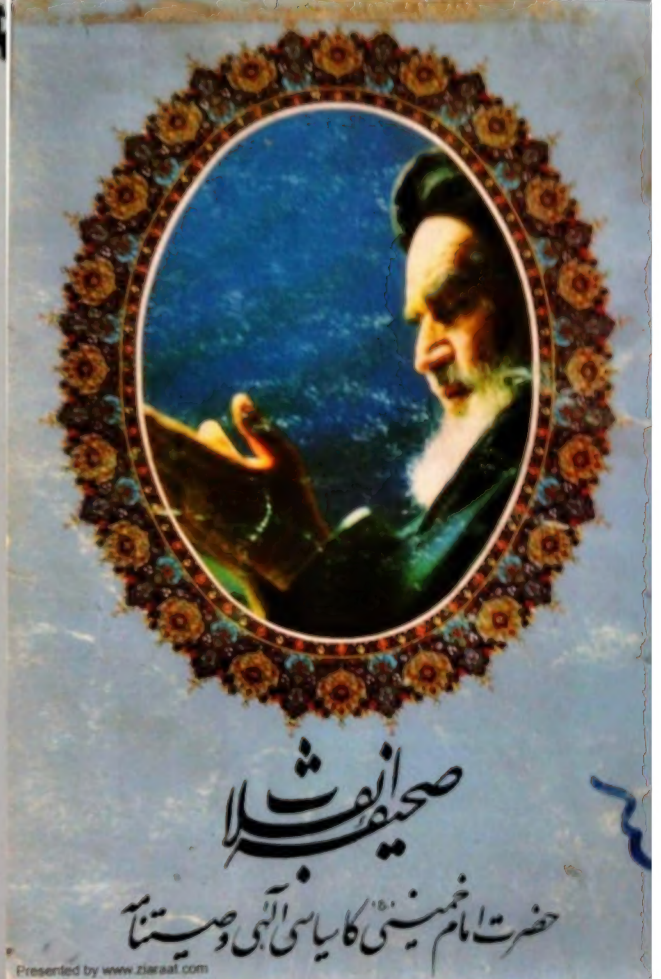
ہیں اور ہماری قوم کو فخر ہے جو سرتاپا اسلام اور قرآن سے وابستہ ہے کہ وہ ایک ایسے مذہب کی پیروی ہے جو یہ چاہتا ہے کہ ان حائزِ قرآنی کو جو سراسر وحدتِ سلیب بلکہ وحدتِ انسانیت کے علمبردار ہیں، مقبروں اور قبرستانوں سے نجات دے کہ انسانیت کے عظیم ترین نجات دہندہ کی حیثیت سے، اُسے اُن تمام بندشوں سے رہائی دلائے جو اس کے ہاتھ پاؤں اور قلب و عقل پر مسلط ہیں اور اسے فنا، نیستی، غلامی اور طاغوتوں کی بندگی کی طرف کھینچنے لگے جاتی ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم ایسے مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم پر رسول کریمؐ نے رکھی تھی اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع) جیسا تمام قیود سے آزاد و بندہ خدا، انسانوں کو تمام زنجیروں اور غلامیوں سے رہائی دلانے پر مامور ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ کتابِ نبی البلاغہ جو قرآن کے بعد مادی و روحانی زندگی کا عظیم ترین دستور، انسانیت کو آزادی عطا کرنے والی بلند ترین کتاب ہے اور جس کے روحانی اور حکومتی احکام سب سے بڑی راہِ نجات ہیں وہ ہمارے امام معصوم کا کلام ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ تمام ائمہ معصومین حضرت علی ابن ابی طالب (ع) سے لے کر انسانیت کے نجات دہندہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہم السلام تک جو قادرِ مطلق کی قدرت سے زندہ اور ہمارے تمام امور کے شاہد ہیں، ہمارے امام ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ زندگی بخش دعائیں جنہیں "قرآنِ مامد" (آسمان کی طرف اٹھنے والا قرآن) کہتے ہیں، ہمارے ائمہ معصومین کی ہیں۔ ائمہ کی مناجاتِ شعبانہ، حضرت حسین بن علی علیہما السلام کی دعائے عرفات، "صحیفہ تنجانیہ" جو آلِ محمد کی زبور ہے اور "صحیفہ فاطمیہ" جو حضرت زہراؑ رضیہ عنہا کی طرف سے العار اور الہام شدہ ہے، یہ سب ہماری ہیں اور ہمارے لئے باعثِ افتخار ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ باقرِ معلوم ہمارے ہیں جو تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں اور خدا، رسول اللہ



Presented by www.ziaaraat.com

f t y g TEAM FBS

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت فاطمہ الزہراؑ پر نازل ہونے والا "صحیفہ فاطمیہ" نامی نیا قرآن ہمارے لیے باعثِ افتخار ہے۔ خمینی کی وصیت

خمینی ملعون و مردود بھونکتا ہے کہ عائشہ زبیر طلحہ اور معاویہ کتوں اور خنزیروں سے زیادہ ناپاک ہیں،
(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد)

الفرع العاشر: الکافر ۱۵۷

ثم إن المتيقن من الإجماع هو كفر النواصب والخوارج؛ أي الطائفتين المعروفتين، وهم الذين نصبوا للأئمة عليهم السلام أو لأحدهم بعنوان التدين به؛ وأن ذلك وظيفة دينية لهم، أو خرجوا على أحدهم كذلك، كالخوارج المعروفة، والظاهر أن «الناصب» الوارد في الروايات - كمؤقتة ابن أبي عفور المتقدمة - أيضاً يراد به ذلك؛ فإن النواصب كانوا طائفة معروفة في تلك الأعصار، كما يظهر من المؤقتة أيضاً، حيث نهي فيها عن الاغتسال في غسالة الحنائم التي يغسل فيها الطوائف الثلاث والناصب، وليس المراد منه المعنى الاشتقاقي الصادق على كل من نصب بأي عنوان كان، بل المراد هو الطائفة المعروفة، وهم النصاب الذين كانوا يتدينون بالنصب، ولعلهم من شعب الخوارج.

طهارة الناصب والخارج لغرض دنيوی ونحوه

وأما سائر الطوائف من النصاب بل الخوارج، فلا دليلاً على نجاستهم وإن كانوا سائر الطوائف من النصاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التدين، بل للمعارضة في الملك، أو غرض آخر، كمعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمة عليهم السلام لا بعنوان التدين، بل لعداوة قرين، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا يوجب - ظاهراً - شيء منها نجاسة ظاهريّة وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنزير؛ لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

الله ﷻ كاصحاب الجمل وصفين وأهل الشام وكثير من أهالي الحرمين الشريفين - كانوا مبغضين لأمر المؤمنين وأهل بيته الطاهرين صلوات الله عليهم وتجاهروا فيه، ولم ينقل مجانبة أمير المؤمنين وأولاده المعصومين عليهم السلام وشيعته

کتاب الطہارۃ

المجلد الثالث

موسیٰ سید

تألیف

الفقیہ المحقق آیۃ اللہ العظمیٰ

الآقا میرزا محمد تقی

مؤسسہ تنظیم و نشر آثار آلہ الامام الخمینی

ملت جعفریہ کا عقیدہ ابو جہل اور عمار بن یاسر دونوں کافر تھے

شیعہ مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر کی کتاب تفسیر الصافی میں قرآن کی ایک سورہ انعام کی آیت **كَذٰلِكَ رُئِيَ لِّلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۲۲)** کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ آیت عمار بن یاسر اور ابو جہل کے لیے نازل ہوئی تھی

۱۰۴ الجزء الثامن

الطلقات يعني ولاية غير الأئمة عليهم السلام .

وفي الكافي عن الصادق عليه السلام في حديث قال الله تعالى يخرج المؤمن من حبه من طينة ويخرج الكافر من الحية الذي يخرج من طينة المؤمن فالحية الكافر والميت الذي يخرج من الحية هو الكافر الذي يخرج من طينة المؤمن فالحية المؤمن والميت الكافر وذلك قوله عز وجل أو من كان ميتاً فأحييناه فكان موته اختلاط طينته مع طينة الكافر وكان حيوته حين فرق الله بينهما بكلمته كذلك يخرج الله عز وجل المؤمن في الميلاد من الطينة بعد دخوله فيها إلى النور ويخرج الكافر من النور إلى الطينة بعد دخوله إلى النور وذلك قوله عز وجل لينذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين كذلك رُئِيَ لِّلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ .

في الجمع عن الباقر عليه السلام أن الآية نزلت في عمار بن ياسر وأبي

جهل .

(۱۲۳) وكذلك جعلنا في شأن قريظة الكاير فخرصها لشكرها فيها أي كما

۱۰۵ الجزء الثامن

الباقر

الكافرين كذلك رُئِيَ لِّلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ .

في الجمع عن الباقر عليه السلام أن الآية نزلت في عمار بن ياسر وأبي ثؤني

جهل .

أبدأ إلا أن

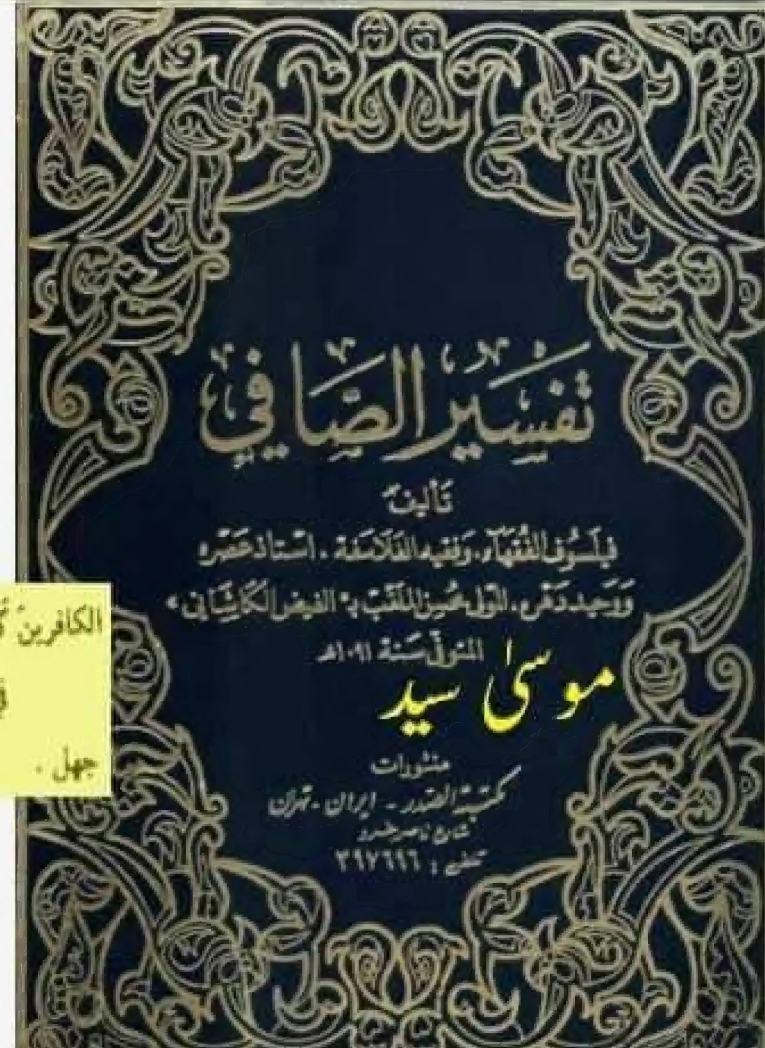
يأتينا وهي كما يأتي فنزلت ونحوه قوله عز وجل بل يريد كل امرئ منهم أن يؤتى

۱ - قوله تعالى وشاق بهم لما كانوا يستهزؤن وكان احتياط بهم وحمل يقال شاق بهم العذاب حقيقة إذا نزل وحلف نزلوا

۲ - قوله أعزوا بني إسرائيل الأمر عليهم من كل وجه ولم ينصر عليهم في شرف حتى صعدوا القاموس السامع في

ميدان الإستقام بهم في سائر كل مذهب على الأحرار فلا يسلم إلا لهم شرعاً لا يكون مثله إلا من بلادهم المزله بهم إلا

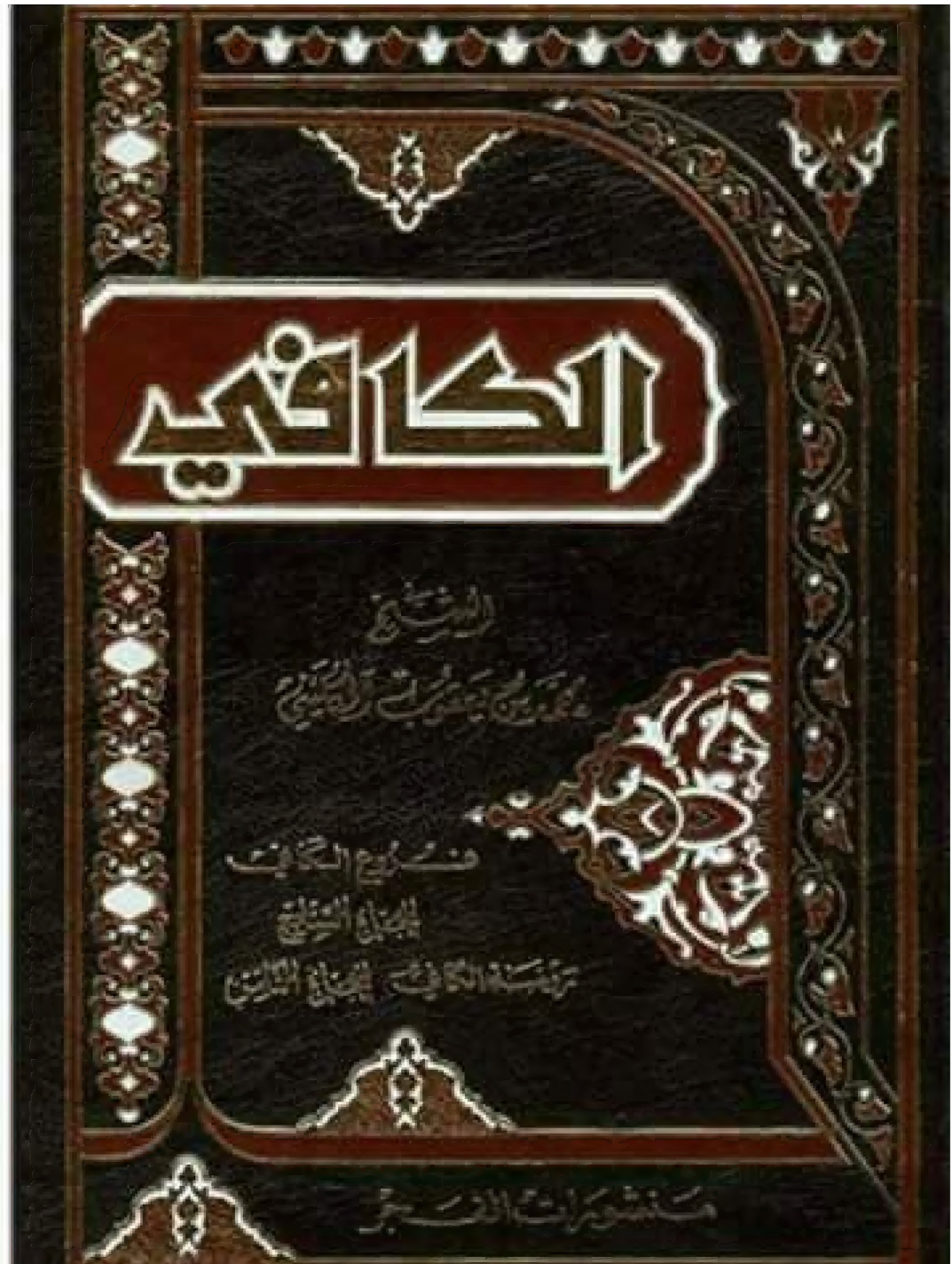
أن يزل مذهباً فيه حتى لا ينصر عليهم .



۲۸۹ - الحسن بن محمد الأشعري، عن علي بن محمد بن سبيد، عن محمد بن مسلم بن أبي سلمة، عن محمد بن سبيد بن عروان، عن محمد بن بشان، عن أبي مزعم عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال أبي يوماً وبينه أصحابه: من بينكم نبيث نفسه أن يأخذ جمرًا في يده فيسبها حتى تنفث؟ قال فتباغ الناس كلهم وكلوا، فقلت: يا أبا أناس إن القل؟ قال: ليس بك عيث، إنما أنت يمي وأنا بك، بن لك أزمك، قال: ولمزنا ثلاثاً، ثم قال: ما أكثر الوضوء والغسل الفحل، إن أغسل الفحل فليل إن أغسل الفحل فليل، ألا وإن لتعرف أغسل الفحل والوضوء معاً، وما كان هذا بك تعامياً عليكم بن إنكز الحياتكم وتكتب الترحم، قال: والله لكأننا عادت بهم الأرض عياء بشا قال: خسرني لا تظن إلى الرجل منهم يرمس عرقاً ما يرمس غيبه من الأرض، قلنا رأى ذلك منهم قال: رجعتكم الله، لما أزمك إلا خيرة، إن الجنة قراجت، فترجأ أغسل الفحل لا يرمسها أحد من أغسل القلوب، وترجأ أغسل القلوب لا يرمسها غيرهم، قال: فوالله لكأننا نبعثوا من جلال.

۲۹۰ - وهذا الإسناد، عن محمد بن سليمان، عن إبراهيم بن عبد الله الطوسي قال: حدثني موسى بن يحيى النوايسمي قال: قال لي أبو الحسن عليه السلام لو ميرت جيعني لم أجفكم إلا واميعة، ولم انتفتهم لنا وجفتمهم إلا مرفلين، ولو فتمسحتهم لنا طلع من الألب واحد، ولو لمزمتهم لمزلة لم يبق منهم إلا ما كان لي، إنهم عدائنا الكوا على الأرابك فقلوا: نمر جيعه علي، إنما جيعه علي من ضحك قوله بينة.

شیعہ کتاب اصول کالی میں روایت ہے کہ سیدنا علیؑ نے فرمایا
 "اگر میں اپنے شیعہ کو دیکھ لوگوں سے الگ کروں تو میں انہیں صرف ہاتھ ملانے والا ہوں گا،
 اگر میں ان کا امتحان لوں تو یہ مرعہ نکلیں گے،
 اور اگر میں نے ان کا جائزہ لیا تو ہزار میں سے صرف ایک شخص نکلے گا،
 اور اگر میں نے انہیں قل کر نا شروع کر دیا تو صرف میرے افراد ہی بچیں گے۔
 چنگ یہ مسندوں پر بیٹھ کر نعرے مارتے ہیں کہ ہم شیعیان علی ہیں۔"



ضمینی کی اللہ تعالیٰ کی شان میں بدترین توہین

ضمینی اپنی کتاب کشف اسرار میں لکھتا ہے کہ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کر ائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے اور یزید، معاویہ، عثمان جیسے ظالموں بد قماشوں کو امارات اور حکومت سپرد کر دے

کشف اسرار صفحہ نمبر ۱۰۲

۱۰۲

اگر این حکومت وآمین بود و نبودش یکسان بود چرا پیغمبر فرستای و یک کتبہ با آنہمہ تشریفات نازل کردی البتہ خدائی جہاندا از بی ارج شمردن عدالت و توحید

برای چنین پیغمبر چہ ارج میتوان قائل شد ما خدا تیرا پرستش میکنیم و میشناسیم کہ کارہائش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نہ آن خدائی کہ بنائی مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخوابی آن بکوشد و یزید و معاویہ و عثمان و از این قبیل چپاولچی های دیگر را ب مردم اطاعت دهد و

کہ بقاداسان دعوت و تبوت بر او است و استوار ماندن پایه های توحید و عدالت پیوند باو است هیچ کلمہ در تمام عمر نکوید و دین و آئین الہی را دستخوش افراش مثنی چپاولچی ہرزہ کند کہ پس از مردنش برای ریاست چند و وزہ خود آنہمہ کارہا کہ ہمہ میدانید و در کتابہای سنی و شیعہ و تواریخ جہان ذکر شدہ کنند چنین پیغمبری را دانشمندان جہان مورد اعتراض و نکوہش قرار دهند و اورا پیغمبری و عدل و داد نشناسند پیغمبریکہ میگوید کسی کہ بدون وصیت بمیرد مثل کسی است کہ در زمان جاہلیت مردہ یعنی مثل کافر مردہ و برای وصیت خدا باو امر میکند و آیات قرآن فرو میفرستد و یک همچو کاری کہ مهمترین امور است و برای وصیت از ہر چیز اولی و نیازمند تر است اگر هیچ کلمہ نکوید و خود بقول خدا و خود عمل نکند

برای چنین پیغمبر چہ ارج میتوان قائل شد ما خدا تیرا پرستش میکنیم و میشناسیم کہ کارہائش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نہ آن خدائی کہ بنائی مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخوابی آن بکوشد و یزید و معاویہ و عثمان و از این قبیل چپاولچی های دیگر را ب مردم اطاعت دهد و تکلیف ملت را پس از پیغمبر خود برای ہمیشہ معین نکند تا در تاسیس بنای جور و ستمکاری کمک کار نباشد

یک رئیس خانہ کہ پنجاہ نفر کارمند دارد یک سرپرست عاملہ کہ دہ نفر افراد

کشف اسرار

Ejha.co.uk

محمد عمیر

نتہ آیت اللہ خم

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔۔۔۔۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کھنچ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے

اس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

ملا باقر مجلسی حق الباقین جلد 2 صفحہ 34

وہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے لو کہیں گے اے لولو! یہ میرے جد بزرگوار کی قبر کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ان اے ہمدی آل محمد حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو ان کے پاس دفن کئے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحت پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلافت میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کئے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے ہمدی آل محمد ان کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے خلیفہ اور ان کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو ان کو دیکھنے تو پہچان کے، لوگ کہیں گے کہ ان ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوئے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو ان کے کفن کھنچ لیے جائیں گے پھر ان کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اس وقت وہ گروہ جو ان کی محبت رکھتا تھا کھائے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و برکت اور ہم ان کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں اراچی کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اس وقت حضرت تامل کرے گا حانب سے مناد، مناد دے گا کہ خوشنم رسول

حق الباقین

در اعتقادات و معارف اسلامی

تألیف و استخراج: سید علی

ShahZad

علامہ محمد باقر مجلسی

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

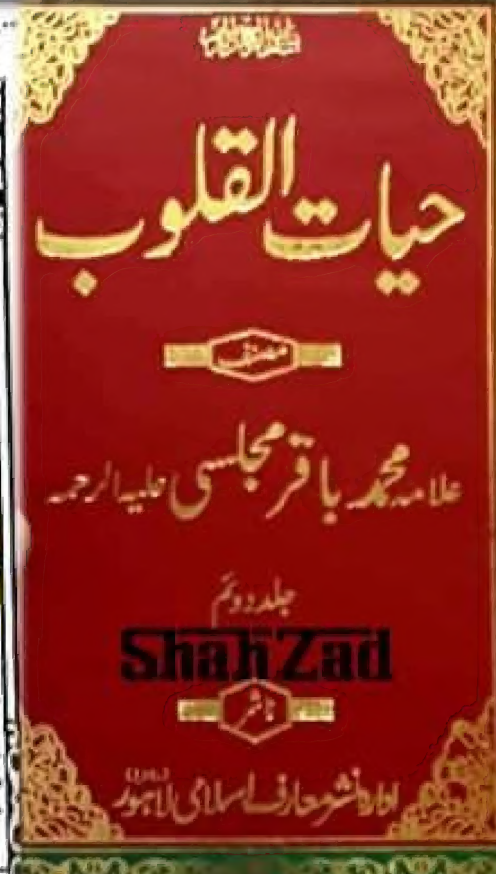
اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے

علامہ باقر مجلسی حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901، بحوالہ النور جلد 12 صفحہ 626، حق الیقین جلد 2 صفحہ 18

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم 901 پچھنوال باب حضرت عائشہ وخصمہ کے حالات

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بکر و عمر و آل موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہؓ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہؓ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اسے عائشہؓ غلیٰ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھاتی ہے اور مومن کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت مہر پر بیٹھے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص میں جنہوں نے جناب رسول خداؐ پر جھوٹ بہت یا نہدھا ہے۔ ابوہریرہؓ، انس بن مالک اور عائشہؓ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہؓ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر نذا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادرِ براہیمؑ پر جو افراتفری کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آل محمدؑ تک ملوث کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظرؑ کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔



شیعوں کا امام مہدی ظاہر ہونے کے بعد حضرت عائشہؓ پر زنا کی حد جاری کریں گا (معاذ اللہ)

امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے قائم امام مہدی ظاہر ہوں گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گئے تاکہ ان پر زنا کی حد جاری کریں اور حضرت فاطمہؓ کا ان سے انتقال لیں سکیں

حق الیقین ص ۵۵۳

وایضاً شیخ گنزی روایت کردہ است از داود رقی کہ گفت: یہ خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ عرض کردم کہ: من پر شہام و استخوان ہا ہم باریک شدہ است و من خواہم خشم افعال من بہ آن باشد کہ در را نہ نما کشتہ شوم. حضرت فرمود کہ: چارہ ای از این نیست، اگر در این وقت نشوہ در رجعت خواہد شد^(۱).

و شیخ حسن بن سلیمان از کتاب خطبہ اسماعیلینؑ خطبہ ای طولانی از آن حضرت روایت کردہ است و در عرض آن خطبہ فرمود کہ: ضبط نمی کند احادیث ما را مگر قللمہای حصین یا سینہای امین یا عقیلای متین زین. پس فرمود: ای عجب و کائن عجب از آنجہ واقع خواہد شد در میان ماہ جمادی و رجب، پس مردی از شرطہ القمیس بر سید کہ: این چہ عجب است کہ مکرر می فرمائی! حضرت فرمود: چون عجب نکتم از آنکہ مردہ ای چند زندہ خواہد شد و شمشیر بر سر زندہ ہا خواہد زد؟ و یہ حق خداوند کہ حنہ، اشکافنہ، گیاء، آب، آگ، دہ، خلاصہ، اخلاد، فہدہ است گویا گذشتہ

گذشتہ
فرمودہ
نما پیش
سب کردہ
ر صاحب

و این بابویہ در علی الشرایع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقرؑ کہ: چون قائم ما ظاہر شود عایشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد^(۲).

فرما

و این بابویہ در علی الشرایع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقرؑ کہ: چون قائم ما ظاہر شود عایشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد^(۳).
و شیخ طہ در مرشد از حضرت امام جعفر صادقؑ روایت کردہ است کہ: چون

۱- رجال کشی: ۹۰۷.

۲- مستدرک حاکم القریات: ۱۶۸.

۳- بحار مستدرک: ۱۲.

محمد باقر
مجلسی

حق الیقین

باب ۱۰

علامہ محمد باقر مجلسی

تبلیغ رسالت میں جبرائیلؑ غلطی کھا کر حضرت علیؑ کی

بجائے حضورؐ کے پاس آ گئے

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب تذکرہ الائمه میں لکھتا کہ خدا نے جبرائیلؑ کو علیؑ کی
طرف بھیجا وہ غلطی سے محمدؐ کی طرف چلے گئے خدا نبیؐ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ
میں اتر آیا اور علیؑ اللہ ہے (العیاذ باللہ)

یا محمد باقر مجلسی

و گفت در جنب فضیلت و بزرگواری او هجو است و اساسی تحمل شیطان
بر آن حضرت بودند و صاحبان سر و از جمله مریدان کامل و بندگان است
بیت نشان هفده کمر بسته میگویند . سلمان فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود
مار یاسر جابر بن عبد الله حذیفه همامی ابو ایوب انصاری قیس ابن اسعد مالک
نصر مہتم تمار بنوت نکالی کمیل بن زیاد نخعی عمرو خزاعی حارث ہمدانی خزیمہ
سارقس ہلالی محمد بن ابابکر و بروایت دیگر رشید ہجری سہل بن حنفیہ
بحرین عدی اسدی نیز داخل شدند و بروایتی ہفده امرا باہنظریانند سلمان
ارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کنذی حابر بن عبد الله انصاری مالک اشتر
حمی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عریز بن عدی
نامن الطائی عمرو خزاعی غزوہ المرادی عمار بن یاسر سمعہ بن سوہان السدی
یامل بن وائلہ کنانی احنف بن قیس تميمی حارث بن قدامہ سعدی خالد بن
عمر الدوسی خلق جہان در وجود شریف آن حضرت چہار طايفہ شدند طايفہ
بر رحمت افراط کردند و او را خدا دانستند کہ ایشان را عالی میگویند و اینہا
بہ فرہ شدند اول را مقوضہ گویند و ایشان قائلند کہ و اکذابت حق تعالی اکثر کارہا
را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیرہ ہر چہ
من خواہد میکند و ایجاد مینماید خدا را در آن دخلی نیست دویم سائبہ است
گویند عبد الله سبا از نصیران با آن حضرت گفت:

انت انت یعنی انت اله و از آنحضرت گریخت و بسایط مداین رفت .
بر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود
گوی کنند و در آنجا کردند و ایشان زامیوزانیدند و ایشان گفتند کہ بقیہ
زیاد شد کہ تو خدائی و ما را ماتش میوزانی و چون آنحضرت را گشتند گفتند
برہ است بلکہ در برابر است و وعد او از اوست و برق نازبانہ او بزیہ خواہد
داد و دشمنان را خواہد کشت و آنکہ ابن ملجم کشت علی نبود بلکہ شیطان بود
حارث علی شدہ بود .

طايفہ سیم عربیہ گویند و ایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او
بغلط محمد رفت از آنکہ بمحمد بعلی غراب کہ بغراب ماند چہار مرد را تریفہ
گویند ایشان گویند خدا در نی و علی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی

تذکرۃ الائمه

یا محمد عظیم

ائمہ معصومین علیہم السلام

طايفہ سیم عربیہ گویند و ایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او
بغلط محمد رفت از آنکہ بمحمد بعلی غراب کہ بغراب ماند چہار مرد را تریفہ
گویند ایشان گویند خدا در نی و علی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی

شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر تھا۔
معاذ اللہ استغفر اللہ۔

شیعہ کتاب چراغ مصطفوی اور شرارِ بولہبی۔ صفحہ 18۔
نقل کفر کفر نہ باشد

کہاں مر گئے اتحاد بین المسلمین کا نعرہ لگانے والے

شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر تھا
من آمن بدين الشيطان هو ابوبكر (نعوذ بالله من ذلك)
HAZRAT ABU BAKR WAS THE FIRST PERSON WHO EMBR
SATAN'S RELIGION.
چراغ مصطفوی اور شرارِ بولہبی ص ۱۸

کو کفر نہ کر رہا ہے۔
دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اضل فرعون وما هدى۔ فرعون نے
اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا۔
دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون
بیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ کی فقہ
شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو بری الذمہ قرار دے کر اللہ
تعالیٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی
پاپے بڑے امام یا پیروکار کو پاک منہ نہ ثابت کرنے کی کوشش
کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ بھی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے
کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اٹھارہویں۔۔۔۔۔
کہنے والا سب سے پہلے یعنی ملعون تھا۔ جس کا مذہب آج تک چلا آ
رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

شیطان کی پیروی کا دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے
والا جبریل اول جناب حضرت ابوبکر ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی
صداقت پر روتی افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ
کہے۔ ایک اللہ کی پیروی کرو۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ نام
رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جسے اللہ
نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبر ارد
ترجمہ مولوی محمد عادل تدریس صفحہ ۲۴

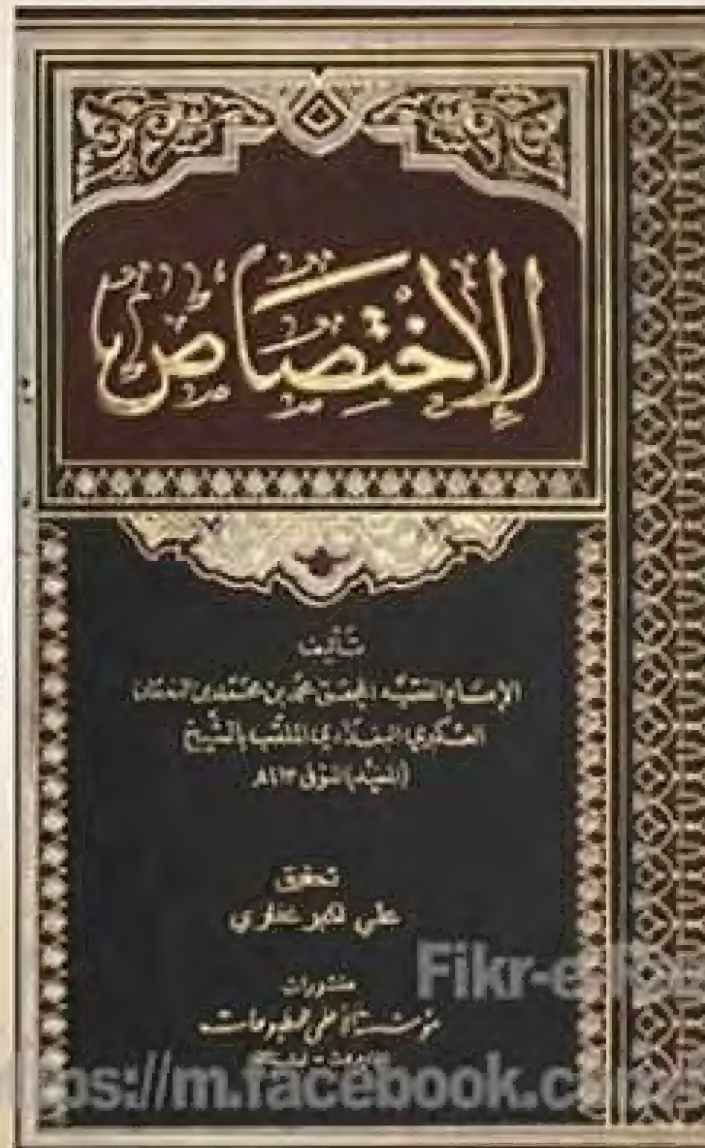
فَلَا اسْتَلْكُمْ عَلَيْهِ اَحْزَا اَلَا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى
الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ
من مات على حب آل أبي طالب مات شهيداً
visit www.sunnilibrary.com
چراغ مصطفوی
شرارِ بولہبی
من مات على حب آل أبي طالب مات شهيداً
اشیخان کاظمی
اولے

شیعوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تشبیہ گدھے سے کر دی۔ معاذ اللہ

Shia Ne Hazrat Ali Hain Ki Tashbeeh Gadhe Se Kar Di, MAAZ ALLAH

شیعہ مصنف لکھتا ہے

امام باقر سے روایت ہے کہا اے جابر کیا تمہارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمہیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا نہیں ابو جعفر آپ پر قربان جاؤں ایسا گدھا کہاں ملے گا؟ امام باقر نے کہا وہ امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں



الاختصاص

۳۰۹

الأخرف رجلًا من أهل المدينة أخذ قبل انطلاق الأرض^(۱) إلى الفتنة التي قال الله عز وجل في كتابه: ﴿وَمِنْ قَوْمٍ لَّهُمْ بُيُوتٌ لَّهُمْ يَتَوَكَّلُونَ بِالْقَوْمِ ذُوَ الْقُوَّةِ الْمَتَوَكِّلِينَ﴾^(۲) لمشاخرة كانت فيها بينهم ورجع^(۳).

أحمد بن محمد بن عيسى - عن أبي عبد الله محمد بن خالد البرقي - عن بعض أصحابه - عن يونس بن محبوب - عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن رجلاً من أهل قوم موسى في بني - كان بينهم فأصلح بينهم فمرّ برجل معقول عليه ثياب مسوح - معه عشرة موكبين به - يستقبلون به في الشتاء الشمال ويصنون عليه الماء البارد - ويستقبل به في الصيف من الشمس بدار به معها حيلمة دارت - ويوقد حوله النيران - كلما ماتت من العشرة وأصل أضاف أهل القرية إليهم آخره - قالوا يسمون والعشرة لا يتفقدون - فقال له: ما أتركك قال: إن كنت عالمًا فما أعرفت بي - قال الغلاء: قال محمد بن مسلم: ويروون أنه^(۴) ابن قوم ويروون أنه^(۵) أبا جعفر عليه السلام كان صاحب غدا الأمر^(۶).

محمد بن الحسين بن أبي الخطاب - عن محمد بن سنان - عن عثمان بن مرقان - عن السعدي بن جهميل - عن جابر بن يزيد - عن أبي جعفر عليه السلام: يا جابر أنت سائر سائر خلقك من المشرق إلى المغرب في يوم واحد؟ قلت: جعلت فداك يا أبا جعفر والي في هذا؟ فقال أبو جعفر عليه السلام: فاك أمير المؤمنين ألم تسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله: ﴿وَاللَّهُ لَمَنَّ الْأَسْبَابَ وَاللَّهُ لَمَنَّ السَّحَابَ﴾^(۷).

علي بن محمد الحفص - عن الحسن بن الحسين التلوذي - عن محمد بن سنان -

(۱) قال العلامة المجلسي رحمه الله: «أخذ قبل انطلاق الأرض» قال مع انطلاق والمرة الثانية التي أخطأت الأرض من كاشفها، وقد مر في بعض الأخبار عن علي عليه السلام: «المعركة» وفي بعض النسخ: «أخذ انطلاق الأرض» أي من جهة انطلاق الأرض من بعضا عن بعض كتابه من طبعه والأول أظهر انتهى.

(۲) سورة الأعراف: الآية ۱۶۹.

(۳) مروى في البحار كالمعظم والمفرد في البحار ج ۵، ص ۲۶۰.

(۴) يعني الرجل المعقول.

(۵) يعني الرجل الذي كان أبو عبد الله عليه السلام: «إن رجلاً من».

(۶) مروى في البحار كالمعظم.

(۷) كالمعظم السابق.

Fikr-e-Raza

<https://m.facebook.com/Fikr.E.Raza.Page/>

جلاء العیون

جلد اول

سوانح چہار دہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد مقرر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

۲۱۱

جناب امیر کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں۔ وہ نظر آئے مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا
اے خاٹر کرم چاہتی ہو۔ مجھے در طلب بارہا این علم علی سے شرمک کرو۔ تمہیں کہ شرم علی میرا شرم اور میرا شرم خدا کا
ہے۔ یہ سن کر جناب خاٹر نے کہہ دیں میں غضب خدا اور رسول سے چاہا مانگتے ہوں۔ محمد بن ابیہوب کہیں نے بہت بڑے
امام محمد باقر امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ جناب امیر نے ایک چادر کہنے اور ایک درہم کی لود
ایک کچھ نالاست کو مستحق کہ حبیب اس پر کام کرنا مقصود ہوتا تو اس کو اسٹک لیتے تھے۔ اور اس کے بالوں پر
سورہ پڑھتے تھے جناب خاٹر کو مہر میں دیا۔ ایضاً بہت معتبر روایت کی ہے۔ ایک دن حضرت رسول جناب
خاٹر کے پاس تشریف لائے دیکھا جناب سیدہ زہرا ہی میں یہ معصرت نے فرمایا۔ اے خاٹر کیوں روٹی ہو۔
تم یقین مالاں اگر میرے اہل بیت میں کوئی مٹی سے بہتر ہوتا تو میں اس سے تجھے تودیک کر دیتا۔ اور میں نے تجھے
اس سے تودیک نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تجھے اس سے تودیک کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہیں ہا ہواں معصرت

دنیا کا تیرے مہر میں دیا ایضاً بہت مس جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز باہر کرنے میں غیرت
نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ جناب رسول نے شب زفاف جناب علی اور جناب خاٹر سے فرمایا جب تک میں زندہ ہوں۔
کام کرنا جب حضرت رسول تشریف لائے وہ دونوں ہا ہواں دونوں صاحبوں کے رخت خواب میں دوا فرمائے۔

ایضاً روایت کی ہے کہ مبارک باد و شب زفاف خاٹر میں لوگ ہا ہواں و العینین جس طرح ان میں حدیث نقل
یعنی یہ مزاجیت مقرون بافتقار و کثرت اولاد ہو رہا ہے شہر و شہر نے جناب امیر سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ
نے جناب امیر کے حملات جناب خاٹر میں اور عود میں ملام کی تھیں۔ اس نے جناب سیدہ طاہرہ تھیں اور کہیں
راوند و رماہد رماہد میں تھیں۔ نے کہا سے کہ حق تعالیٰ نے سورہ لہ آئی میں اللہ نعمت لہ بے پشت کو

لموافقهم على مخالفتهم، وزعموا أنَّ الإمام بعد قتل أبي الخطاب هو معمر فبعدوا معمرًا بعدما كانوا يعبدون أبا الخطاب، وقالوا الجنة نعيم الدنيا والنار آلامها، والدنيا لا تنفى واستباحوا المحرمات وتركوا الفرائض وقال جماعة منهم أنَّ كلَّ مؤمن يوحى إليه استدلالاً بقوله تعالى: ﴿وَمَا حَقَّقَ يُقْبِلُ أَنْ تَكُونَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ إلّا صرّح: ۱۱۴۰ آی یوحى من الله إليهم، وفيهم من هو خير من جبرائيل وميكائيل وهم لا يموتون أبداً بل إذا بلغوا النهاية يرفعون إلى الملكوت، وقال بعضهم الإمام بعد أبي الخطاب عمر بن بيان العجلي إلا أنهم يموتون.

الغرایۃ قالوا محمّد بعثني أشبه من الغراب بالغراب والذباب بالذباب فبعث الله جبرائیل إلى عليّ عليه السلام فغلط جبرائیل فی تبلیغ الرسالۃ من عليّ إلى محمّد، قال شاعرهم:

طالب وعاء محمد جبران القادر رضى رضوى
غلط الأمين عن حيلولة

فيلعنون صاحب الرش يعني جبرائيل.

الامة الجاهلة لا تفقه الحق لا لأن علياً هو الأول وقد بعث الله الناس إليه

غرایۃ نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت ایسی تھی جیسے کڑے کی کڑے کے ساتھ اور کبھی کی کبھی کے ساتھ، پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلطی سے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبلیغ رسالت کے لیے چلے گئے۔ (یعنی باہمی مشابہت کی بناء پر دونوں میں فرق نہ پایا، آئے دراصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لیکن غلطی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے)

وہم ما جلت اجری بخلق حسن کما یبہ، وهو علیہ صلوٰۃ و سلام و علیہ
للعرش بلا تفاوت بینہما، وقالوا إنه يعلم الاشياء يعلم لا فہم ولا حادث لآۃ صفة
والصفة لا توصف وكلامه صفة له لا مخلوق ولا غیرہ، والاعراض لا تدل علی
الباری إنما الدال علیہ هو الأجسام لما عرفت من مشابہتہ لثامہا، والآۃ معصومون
دون الانبیاء لأن النہی یوحى إليه فيغزب إلى الله بخلاف الإمام فإنه لا یوحى إليه

الانوار النعمانية

المؤلف

السالم المتامل والكامل الباذل سبدر الحكمة وزرّيس السلام

السيد نعمت الله ابن محمد اري

ملاّب شواء وجمل فبحث مشوا

المحرّق سنة ۱۱۱۲

قدم له وعلق عليه

محمد علي القاضي الطباطبائي

ابن جعفر النافيس

نور سنة الاطلي مطبوعات

بمبوءت - بستان

علی المرتضیٰ کی شدید گستاخی!

منکرین ولایت علی جب بیت الخلا گئے تو ان کے آل
تناسل اور دبر سے آواز آنے لگ گئی کہ ولایت علی
کا اقرار کرو گے تو تمہیں پیشاب و پاخانہ آئے گا۔

یہ ہے شیعہ کے ہاں حضرت علی کا احترام! العیاذ باللہ!

التفسير العسكري ٦٠٠

ثم ذهبوا يلعبون في باب الليل،
فقتلت عليهم و نادتهم: حرام
حكم لبنا حتى تعترفوا بولاية
علي، فاعترفوا.

ثم ذهبوا يأكلون، فقتلت عليهم
اللحمة، وما لم ينقل منها استحجر
في أفواههم، ونادتهم: حرام عليكم
أكلنا حتى تعترفوا بولاية علي،
فاعترفوا.

ثم ذهبوا يبولون ويتغوطون،
فتعذبوا وتعذر عليهم، ونادتهم
بطلونهم ومذاكيرهم: حرام عليكم
السلامة منا حتى تعترفوا بولاية
علي بن أبي طالب.

فاعترفوا ثم ضجر بعضهم وقال:
«اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك

فأعز علينا
بغضابك عليهم»

سورة النصار

١١

الْقَارِعَةُ

وَيْثُ

فَأَمَّا

إِضْجِيرُ

سَاوِيَةٍ

١١

كَلَّا سَوْفَ

لَوْ تَعْلَمُونَ

لَتَرَوُنَّهَا

بِأَبْصَارِكُمْ

١١

التفسير المنسوب

للإمام الحسن بن علي

عليه السلام

بِأَبْصَارِكُمْ

بِأَبْصَارِكُمْ

ض

Photex

فورا

انھوں نے اقرار کیا پھر کہا انا کھانے کے اس وقت تھراؤں کے لیے جباری ہو گیا اور جو تھراؤ جباری
 نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں مار کر تھریں گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہوا کھانا حرام ہے کہ
 جبکہ کروا لیتے ہیں ان الی طالب کا اقرار ذکر کرتے ہیں انھوں نے ولایت علی کا اقرار کیا بعد ازاں
 وہ پیشاب و پانڈا کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ جب وہ طالب میں مبتلا ہوئے اور ان
 کا دھینک کو متغیر ہوا اور ان کے پیشوں اور آکات حاصل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ
 سے غلامی یا نام کو حرام ہے۔ جبکہ کروا لیتے ہیں ان الی طالب کا اقرار ذکر کر اس وقت
 انھوں نے اس علی ضالی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے مذہب کو اس طرح پر
 دھا کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَانَتْ هَذِهِ اُمَّةٌ مِّنْ عِبَادِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حَيْثُ جَاءَتْ رَيْتُ الشَّيْطَانِ
 اَوْ اِلَيْهَا بَعْدَ اَبِ الْيَمِّ اے خدا اگر تو یہی حق ہے جو تیری طرف سے ہے تو ہمارے اوپر
 آسمان سے پھر برسا یا۔ کہنی مذہب خدا کی یہ سن کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے وہی نازل
 کی اور یہ آیت بھی وَمَا كَانَ لِقَوْمِ اِيْحٰدٍ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ فَيُطْلَعُ اَوَّلَهُ كَوَالِي اِيْحٰدٍ
 ان کو مذہب کرے مالا کو اسے غیور قوں میں موجود ہو کر کو عام حج غنی کر لیا۔ مذہب اس وقت
 نازل ہوا جبکہ قرآن میں سے نکل جائیگا وَمَا كَانَ لِقَوْمِ اِيْحٰدٍ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ فَيُطْلَعُ اَوَّلَهُ
 اور اللہ ان کو مذہب نہیں دیتا مالا کو وہ ملت کش کرتے ہوں اور توہ اور جو حریت ظاہر کرتے
 ہوں کیونکہ دنیا میں اس نے حکم جاری کیا ہے کہ ظاہری ایمان قبول کرنا کافی ہے اور باطن کی
 تلاش اور تعقیب کو ترک کر دو کیونکہ دنیا فرقت اور ملت کا گھر ہے اور آخرت جہنم کا گھر ہے
 وہاں کوئی عبادت نہ کرانی جائیگی حضرت نے فرمایا اور اللہ ان کو مذہب نہیں کرتا اور انھیں طالب
 مضرت کرنے والے لوگ ان میں موجود ہیں کیونکہ لوگ وہ ہیں کہ یا تو ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنکی
 بابت خدا کو معلوم ہے کہ وہ منافق ہیں ایمان کے یا انکی نسل سے کوئی نیک اولاد ہوا ہو سکی اور
 تیرا چور ہو گا ان کو ایمان اور اپنا مذہب ظاہر کیا اور ان کے کا فر باپ دھاکے تھے جنہوں کے
 سبب سے ان کو ایمان و مذہب سے محروم نہ کیا گیا اگر ایمان مانع نہ ہوتا تو ضرور ان کو ہلاک کر دیتا۔
 پس آنحضرت کے نقل کا یہین مطلب ہے جو حضرت نے فرمایا ہے کہ کسی طرح ناموسیوں نے
 علی کے باب میں احکام خدا کی ۱۲ کیفیتیں دیکھی اور اسے خدا کی نسبت لغویات اور باطلات کی

شب زفاف حضورؑ نے حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؑ نے

شب زفاف جناب علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلد العیون ص ۲۲۸

باب دوم (۲۲۸) ترویج لیسٹو سن و فاطمہ

آمد فاطمہ می گسست، پرسید: چرا گریه می کنی؟ به خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بگری می بود من تو را به او ترویج می کردم، و من تو را به او ترویج نکردم خدا تو را به او ترویج کرد، و خمس دنیا را صدای تو گردانید تا آسمان و زمین باقی (۱۱۲)

ایضا به سند حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه علیهما السلام در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما نیامم، چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در حضور (۱۱۳)

ایضا روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه علیها السلام می گفتند: «بار خدایا! و این» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاجت مقرون باد به انشاق و سرها، پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی البکر والبرکة» یعنی: مزاجت با غیر و برکت باد (۱۱۴)

این شهر آشوب از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است: «...»

ایضا به سند حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت ﷺ به علی و فاطمه علیهما السلام در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما نیامم، چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در حضور (۱۱۳)

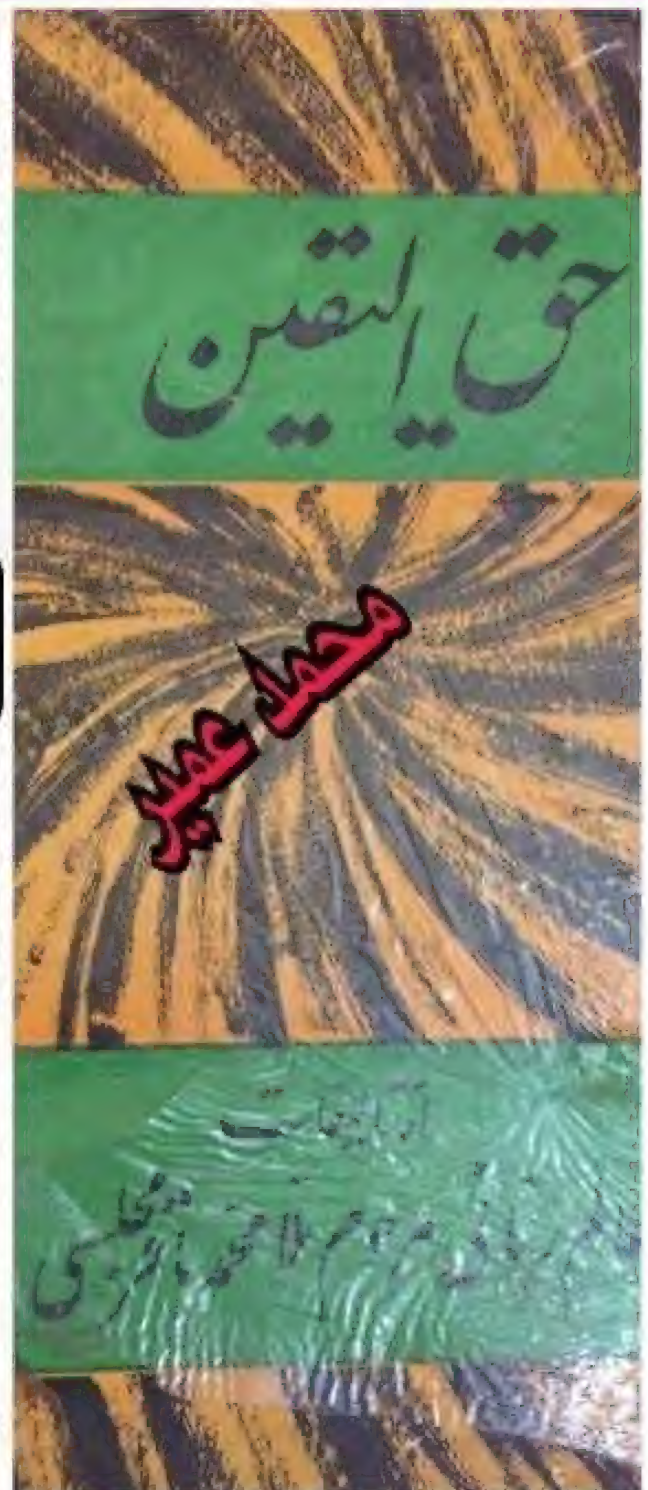
باشد



شیعوں کا محدث اوّل باقر مجلسی عرف کنجر کی اولاد اپنی کتاب حق الیقین صفحہ نمبر ۵۱۹ ازواج مطہرات اور صحابہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ چار بتوں ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور چار عورتوں یعنی عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم اور ان کے تمام احباب اور پیروکاروں سے اظہار کیا جائے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین لوگ ہیں ان سے بیزار ی کئے بیغیر اللہ اور رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا (العیاذ باللہ)

() صحیفہ کے داخل جہنم مینور () (۵۱۹)

وانکار کند یکی از امامان بعد از او را بمنزلہ کسی است کہ ایشان راورد جمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمد را و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ منکر آخر مامل منکر اولی است و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ امامان بعد از من دو از من بعد از اول ایشان حضرت امیر است و آخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشان انکار من کرده است و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ هر که نکند در کفر دشمنان ما و منم کنند گان بر ما کافر است و اعتقاد ما در آنہا کہ باعلی جنگ کردہ است مثل فرمودہ پیغمبر است هر کہ باعلی قتال کند یا من قتال کردہ است و هر کہ باعلی جنگ کند یا من جنگ کردہ است و هر کہ با من جنگ کند یا خدا جنگ کردہ است و من آن حضرت در حق علی و فاطمہ و حسین کہ من جنگ با هر کہ با ایشان جنگ کند و با هر کہ با ایشان صلہ کند اعتقاد ما بر آنست آنست کہ بیزاری جو یہ از دشمنای چهار گانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و زنان چهار گانہ یعنی فاطمہ و حسنہ و زینب و ام الحکم و از جمیع اشیاء و انبیا و ایشان و آنکہ ایشان بدترین خلق خدا ہند و آنکہ تمام نبی شود اقرار بخدا و رسول و ائمہ منکر بہ بیزاری از دشمنان ایشان





شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۶۷

نور فی الصلوٰۃ

۳۶۱

آیدی الناس الى السماء ويخرج القرآن الذي آلفه الله الصالحين ﴿٣٦١﴾ فيقرئ ويصل بأحكامه ﴿٣٦٢﴾ روي الكليني بإسناده الى سالم بن حنيفة قال قرأ رجل على أبي عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله عليه السلام: ما كنت من هذه القراءة والقرء كما يقرأ الناس حتى يلوم القام، فإنا قام قرأ كتاب الله على حقه وأخرج المصحف الذي كتبه علي عليه السلام في هذا الحديث أن علياً عليه السلام لما فرغ من ذلك القرآن قال لهم هذا كتاب الله تعالى كما أنزل الله على محمد صلى الله عليه وآله وقد جمعته بين اللوحين، قالوا هو، فاعتدنا مصحف جامع فيه القرآن لأصحابه، لانيه، فقال أما والله ما رويته بعد يومكم هذا أبداً، إيماناً على أن أميركم حين جمعه للتراث، والأخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جداً، وطبقت بطرق جائزة الأصناف وخلع رتبة المناد.

۵۰ الامم، ان الاممية كما هو الظاهر ما بنا التعير والامة من جنسيتها وقال في الهامش قوله سيدنا أمير المؤمنين عليه السلام في التوسعة للرسول، وكأمانة قصه الحجة في البية، وكأمانة عدم التافية الا ما خرج الى غير ذلك (۱) وقال ان تلك الاخبار متعارضة باقرى منها من الصحيح الا مع كتاباً بل وسنة وعقلاً واجماعاً ومن جنسيتها، الفاضل كالاجماع السطلي والفضل (۱) ... هذا حال الاجماع التي جميعها ودونها العلامة المصنعة النورية (ره) في كتابه

۶۷

نور فی الصلوٰۃ

۳۶۲

أهل البيت عليهم السلام قسمة القراءة حسن وعلمهم مجموعها، فيقولون تارة وقراءة علي عليه السلام، وهكذا، وتارة أخرى وفي قراءة أهل البيت حكماً، فإنا نحن كذلك كيف يكون قراءة علي عليه السلام، وأهل بيته عليهم السلام وقراءة ليرحمهم بمراتب واحدة بالنسبة الى الوحي الا انهم وإن جبرئيل عليه السلام نزل بالجمع، فلو كان حكماً كان ينبغي نسبة القراءة كلها اليه عليه السلام لأنهم المعلم الأول في جميع الفنون كما تقدم بولفني حداهم على مثل هذه التفسيرات وتصديق أسعابنا لهم هو ما روي عنه عليه السلام انه قال نزل القرآن على سبعة أحرف، وفسرهما بالقراءات تارة، وبالثلاثاء أخرى مثل لغة قرش وعذيل وعزل واليمن مع ان الكلبي قدس الله روحه قد روي في الصحيح عن الفضول بن يسار قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ان الناس يقولون ان القرآن نزل على سبعة أحرف، فقال كذبوا أعتدوا له ولكنك أنزل على حرف واحد، من هذا الواحد

فإن قلت كيف جاز القراءة في هذا القراءة مع ما تقدم من التغيير، قلت قد روي في الأخبار أنهم عليهم السلام أوردوا حيثهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلوة وغيرها، والعدل بأحكامه حتى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرفع هذا القرآن من

۵۰ والآله من اصحابنا (۱) م



شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائر می اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

آئمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ وہ نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کی تلاوت کریں، اور اس کے مطابق اعمال کریں یہاں تک کہ بارہواں امام یعنی صاحب الزمان ظہور پذیر ہو جائے۔ پھر وہ اس قرآن کو لوگوں کے ہاتھوں سے لیکر آسمان لے جائیں گے اور وہ قرآن نکال لائیں گے، جو امیر المومنین علیؑ نے تالیف کیا پھر اس کے بعد اس کو بڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ دِفْعَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَرْيَدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝

میں قرآن کے علاوہ جو کچھ بھی نازل کرے گا وہ دافعہ اور رحمت کے لئے ہے۔ مگر ظالموں کے لئے خسران ہی ہے۔ (سورہ الباقہ ص ۸۲)

سورہ الباقہ ص ۸۲

۳۹۰ فصل ۲۰۰۱۱۱ کی منظوری سے شیعہ آیتیں

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

کی ہے کہ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ وَلَا يَرْيَدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝

آٹھویں آیت: وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَكْثَرًا ظَالِمِينَ ۝ (پہلے آیت ۵۰) یعنی ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ یعنی وہ غیر ہم نے حضرت باقر کا ظلم علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس سے بہت بلند و رفیع ہے کہ اس کی طرف ظلم کا گمان بھی کیا جائے بلکہ اس نے ہم اہل بیت کو شامل کر کے فرمایا ہے اور ہم پر ظلم کو اپنے اور پر ظلم ہونا شمار کیا ہے یعنی جن لوگوں نے میری امانتوں اور حججوں پر ظلم و ستم کیا انہوں نے جو تکلیفیں ان کو پہنچائی ہیں وہ خود اپنے اور پر ظلم کیا ہے کہ اس نے تین مذاہب اہل حق کا ستمی قرار دیا ہے۔

نویں آیت: اَلَّذِينَ ظَلَمُوا وَاَنْتُمْ اَوْفَاۤءٌ ۝ (سورہ صافات آیت ۲۶) علی بن ابراہیم نے کہا ہے میں جیسا کہ ان لوگوں کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔

دسویں آیت: وَمَا اَشْكُرُ السُّؤْلَ فَنُافِلًا وَمَا تَهْكُمُ عَنْهُ وَاِنْ تَنْتَهَوْا ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (سورہ حشر آیت ۱۱) یعنی جو کچھ رسول نے تم کو دیا ہے میں جس بات کا حکم دیا ہے اس کو لے لو یعنی اس پر عمل کرو اور جس بات سے تم کو منع کیا ہے اس سے باز آ جاؤ۔ اور مذاہب خدا سے پرہیز کرو بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ابن مہیار نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ خدا سے ڈرو اور آل محمد پر ظلم کرنے سے باز رہو یقیناً خدا اس پر سخت عذاب کرے گا جو آل محمد پر ظلم کرے گا۔

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مولوی سید نثار حسین صاحب کمال مرزا پوری

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

پر کوئی الزام نہیں۔ ابن مہیار نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت قائم کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ حضرت عیسا ہوں گے تو جی امید سے



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وفيه عنه عليه السلام أنَّ في القرآن ما مضى وما يحدث وما هو كائن ، كانت فيه أسماء الرجال فالتقيت وإنما اسم الواحد منه في وجوه لا تُحصى يعرف ذلك الوصاة .

وفيه عنه (ع) : إِنَّ القرآن قد طُرِحَ منه آي كثيرة ولم يزد فيه إلّا حروف ، وقد أخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال .

والحاصل فالأخبار من طريق أهل البيت (ع) أيضاً كثيرة إن لم تكن متواترة على أنَّ القرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أنزل على محمد (ص) بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مُحَرَّفٌ ومُغَيَّرٌ وأنه قد حُذِفَ منه أشياء كثيرة منها اسم عليّ (ع) في كثير من المواضع ومنها لفظة آل محمد (ع) ومنها أسماء المنافقين ومنها غير ذلك وأنه ليس على الترتيب المرضي عند الله وعند رسول الله (ص) كما في تفسير عليّ بن إبراهيم .

أما ما كان خلاف ما أنزل الله فهو قوله تعالى : كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ، فقال أبو عبد الله (ع) لقاريء هذه الآية : خير أمة تقتلون أمير المؤمنين والحسين بن عليّ (ع)

مَشَارِقُ الشُّمُوسِ الدَّرِّيَّةِ
فِي
أَحْقِيَّةِ مَذَهَبِ الْأَخْبَارِيَّةِ

تأليف
العلامة الحجة السيد محمد بن أبي الحسن علي بن محمد

شیعہ عالم علامہ سید محمد نان اپنی کتاب مشارق الشمس الدریہ میں لکھتا ہے:

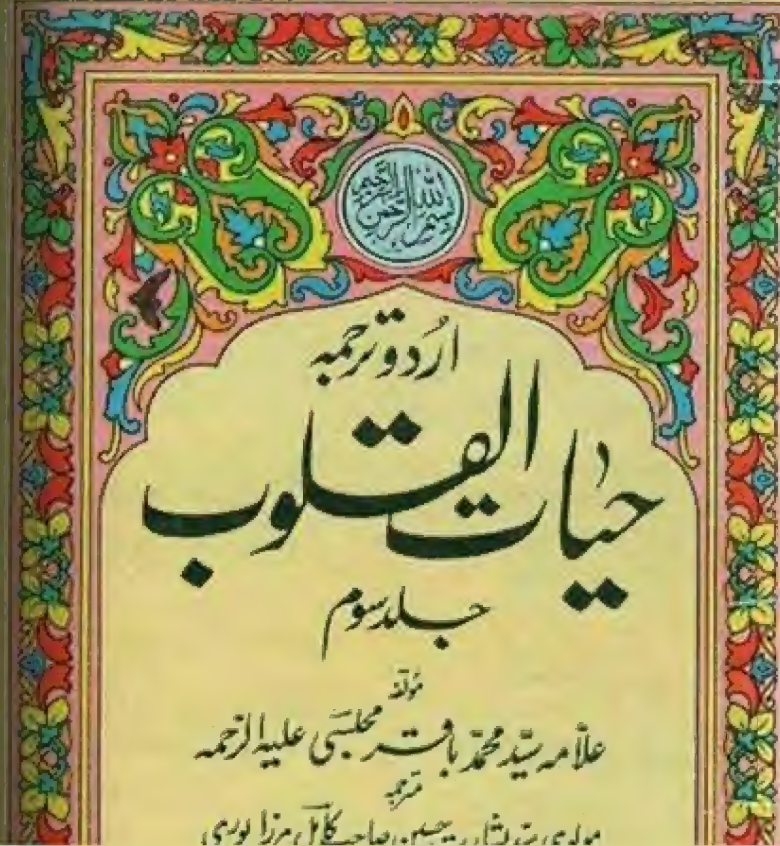
"جو قرآن ہمارے پاس ہے، وہ پورا قرآن نہیں ہے جیسا کہ حضرت محمد پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں ایسا بھی ہے جو اس کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس میں تحریف شدہ بھی شامل ہے اور اس میں بہت کچھ حذف کیا گیا ہے، جن میں بہت سی جگہوں سے علی کا نام اور آل محمد اور منافقوں کے نام اور اس کے علاوہ (بھی بہت کچھ حذف کیا گیا ہے) اور یہ اس ترتیب سے نہیں جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔"



ترجمہ حیات العلوب جلد سوم باب

فلسفہ بندوں میں اور کمالی برہنہ میں برگزیدہ ائمہ ہیں

ایضاً ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل حق اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ



جسے حق سزا دی گئی تھی اس سے ہمارا دل پر اور غم و غنا اور ہمارے بعد ہمارا تعلیم



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۴۰۳

کتاب فضل القرآن / باب التواتر

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ. ثُمَّ كَتَابَ فَضَّلَ الْقُرْآنَ بِمَنُو وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ بِكِتَابِ الْبَشَرَةِ



(الحديث الثامن والعشرون): موتقن. وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخير صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نفس القرآن وتغييره، وعندي أن الأخبار في هذا الباب متواترة معني، وطرح جميعها بوجوب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يشتونها بالخبر.

بوجوب رفع الاعتماد على القرآن لأنه إذا ثبت تحريفه ففي كل آية جوبزه عليه السلام على قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر معلوم إذ لم ين أصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاه قرآناً أو علمه قراءة، وهذا الأخبار، ولعمري كيف يجهلون على التكاليف الركيكة في تلك قبل في هذا الخبر إن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو آيات أكثر وفي غير لم يكن أن الأسماء كانت مكتوبة على الهامش ببر والله تعالى يعلم وقال السيد حيدر الأملي في تفسيره أكثر القراء دور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن آياته ستة آلاف وستون آية وإلى أن كلماته سبعة وسبعون ألفاً وأربعمائة وسبع وثلاثون حرفه ثلاثمائة ألف واثنان وعشرون ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة وأربعون فتحة، وإلى أن حركاته ثمان مائة وأربع حركات وإلى أن كسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة كسرة، وإلى أن تشديداته تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون تشديداً ألف وسبعمائة واحد وسبعون مدة وإلى أن همزاته ثلاثة آلاف



اصول کافی کی ایک روایت کہ "ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ "جو قرآن جبرائیل امین حضور پاک پر لے کر آئے تھے، اس میں ستر ہزار آیات تھیں۔" کے متعلق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:

اٹھائیسویں حدیث: اسکی قوشی کی گئی ہے اور بعض نسخوں میں ہارون بن مسلم کی جگہ ہشام بن سالم کا نام ہے، لہذا یہ روایت صحیح ہے اور یہ بات پاشیہ نہیں کہ یہ روایت اور بہت سی صحیح روایات قرآن مجید میں کی اور تحریف پر صراحت کرتی ہیں۔ اور میرا توقف یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات حقاقر مستوی ہیں، اور اگر ان تمام روایات کو چھوڑ دیا (تسلیم نہ کرنا) ہر قسم کی روایات کو کلیہً منہم کر دیتا ہے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات نامست والی روایات سے کم نہیں ہیں۔ تو لوگ (نامست) کو روایات کے ذریعہ کیسے جیت کرتے ہیں (اگر تحریف قرآن کو نہیں مانتے تو)۔

"مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول جلد ۱: ۲۸، صفحہ ۴۰۳"

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن



ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۸۷

فصل: حدیث ثعلبیین اور کتب حدیث

کوثر پہ وارد ہوں اور صغار نے بھائے الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثعلبیین کو پسند کیا ہے بسیار طریق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بھائے میں حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ خدا کے زمین میں میں محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن، میری محبت اور خانہ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تفسیر کر دیا۔ اسی طرح کتب کو بھی

(بیت مائے صفو گذشتہ) کے ساتھ منہ کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر حضرت کا کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز کی طرح ہے کہ جب کتاب کے مافی ہو تو حجت ہوگی لہذا حضرت کی تفصیل کرنا اور یہ قطعی قریب کہ وہ اور کتاب آپس سے تار و قیامت مبداء ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول چنا حجت ہے۔ اور مائے نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خدا پہلا فاضل ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاید وہ اس اجماع سے کسی کا خارجی ہو جائے اور نہیں رکھتا یا وہ جو دیکھ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معلوم امام کا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا قدر قطع کر دیں اور مردوں میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہمارے رہنمائی اس چیز کی طرف فرمادیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور توحید بنی ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے **قَدْ هَمَّتْ الْخَلِيفَتَانِ وَنَاثِقَتَا عَنِ كِتَابِ دَعْوَتِ دُونَ** میرے بعد میرے خلیفہ دو ہائیں ہیں جو کہ نہ معلوم ہے کہ اس سے ہی مراد ہے کہ میں چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے پھرتے چاہئے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کر دو ہم کہتے ہیں کہ ہر مرد و عالی سے خالی نہیں اذلیہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ وہ میرے یہ کہ ہر زمانہ میں اُن کے درمیان ایک معلوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا قدر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع معتقد ہو اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار ہوں میں سے ایک چیز و پر ہو۔ لہذا اس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہمارے کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت میں سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بیت مائے صفو پر)

اردو ترجمہ حیات القلوب جلد سوم

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

ناشران

امامیہ کتب خانہ منسل حویلی لاہور

کتاب مستطاب الشعانی

ترجمہ
فَرِیح کاف

جلد دوم

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

ظفر شمیم پبلیکیشنز
تاج محل روڈ، لاہور

درجہ اولیٰ

۱۰۴

ان تسموا الله فسيحته و أعدته و سبحة و علكه و ان عليه و عن علي بن ابي طالب
عن علي بن ابي طالب و عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال في تسبيح فاطمة عليها السلام
الزهره عليه السلام قبل ان يمشي و عليه من صلاة الفريضة غفر الله له و [الجمعة] بالتكبير
ابن السخمان عن ابن ابي نجران عن رجل عن ابي عبد الله عليه السلام قال من سبحه
في غير الفريضة تسبيح فاطمة الزهره عليه السلام [الجمعة] مرة و أتبعها بلا إله إلا الله غفر
الله له

الحجری حسین بن نوید اور ابو سلوہ سراج سے روایت کرتا ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا آپ ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے
تھے، فلاں، فلاں، فلاں اور معاویہ ان کا نام لے کر اور فلاں اور فلاں اور ہند اور ام حکم بمشیر و معاویہ

مسکن، عن ابي بصير، عن ابي عبد الله عليه السلام قال في تسبيح فاطمة عليها السلام
بالتكبير أربعاً وثلاثين، ثم التعميد ثلاثاً وثلاثين، ثم التسبيح ثلاثاً وثلاثين
۱۰۔ عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن إسماعيل بن زياد، عن
العبري، عن الحسين بن نور، أو ابي سلمة السراج قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام و
هو يلحن في دير كان مكتوبة أربعة من الرجال وأربعاً من النساء فلاّن وفلاّن وفلاّن
ومعاوية وسنهم وفلاّنة وفلاّنة و هند وأم الحكم أخذت معاوية
۱۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد، عنه قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا
شككت في تسبيح فاطمة الزهره عليه السلام فاعند
۱۲۔ عنه عن محمد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن محمد بن جعفر، عن ذكره،



شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

”شیعہ عالم علامہ میرزا حبیب اللہ الخوئی نے شرح نہج البلاغہ میں بہت سی تحریف زدہ آیات کو بیان کیا ہے، جن کا نزول ان کے مطابق یوں تھا اور جو موجودہ قرآن میں مختلف ہیں۔
اس کے علاوہ انہوں نے سورتوں **سورۃ اہل بیت** اور **سورۃ النور** کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے مطابق قرآن مجید کا حصہ ہیں۔“

(ج ۲)

المختار الأول

(۲۱۶)

وفي الصافات قوله: (وَقَوْمٌ آمَنُوا بِمُتَشَاوِرٍ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ).

وفي النساء قوله تعالى: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَآلَ مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا)

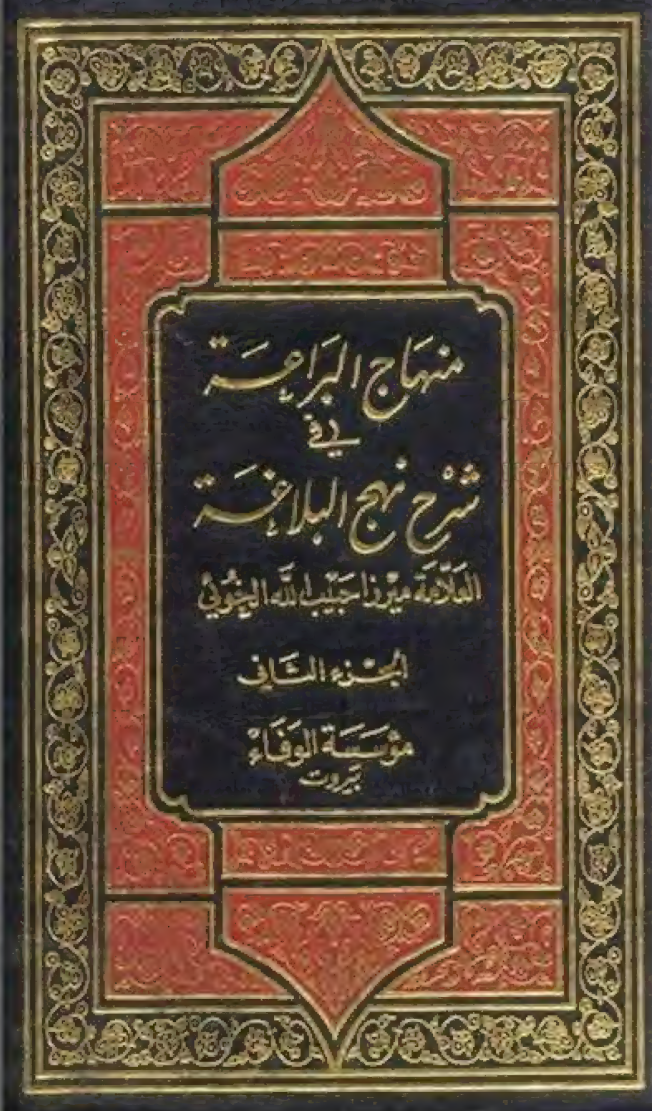
وفي الزمر قوله: (فَأَمَّا تَذَاهَبِينَ بِمَا عَمِلْتُم مِّنْهُنَّ مُتَنَبِّئِينَ لِإِثْمِ بَنِي إِسْرَءِيلَ) ورواه الطبرسي أيضا عن جابر بن عبد الله الأنصاري.

وفي طه قوله تعالى: (وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلِ هَٰذِهِ أَن يَقُولَ إِنَّ خَلْقًا مِّنْكَ خَاسِرٌ وَلَٰكِن تَوَلَّىٰ وَفَاطَمَنَ إِلَىٰ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ فَتَسَىٰ وَلَمْ يَجِدْ لَهُ عِزًّا) ورواه أيضا في الكافي عن الصادق عليه السلام إلا أن في آخره والأئمة من ذريعتهم بدل قوله والتسمة، ثم قال هكذا والله نزلت على عبد الله عليه السلام

وفي التجم قوله تعالى: (وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ أَن خُذْ بِكَ بِرَاسِكَ وَارْجِعْ إِلَىٰ آلِكَ) وفي آية الكرسي: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ)

وفي الأحزاب قوله: (وَكُنِيَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْغِيَاثَ) ورواه الطبرسي أيضا عن أبي طالب وكان الله قويا عزيزا

ومنها سورة الولاية: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ



٢٨- علي بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن القرآن الذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمد عليه السلام سبعة عشر ألف آية.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة

قوله (إن القرآن الذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى النبي ص، سبعة عشر ألف آية) قيل في كتاب سليم بن قيس الهلالي (١) أن أمير المؤمنين ع بعد وفات رسول الله ص لزم بيته وأقبل على القرآن يجمعه ويؤلفه فلم يخرج من بيته حتى جمعه كله وكتب على تزيينه النسخ والمسنوخ منه والمحكم والمنشأه والوعد والوعيد وكان ثمانية عشر ألف آية انتهى، وقال صاحب اكمال الاكمال شارح مسلم نقلاً عن الطبرسي أن آي القرآن ستة آلاف وخمسمائة منها خمسة آلاف في التوحيد وبقيتها في الأحكام والتقص والمواعظ أقول كان الزائد على ذلك سماعي هذا الحديث سقط بالتحريف واسقاط بعض القرآن وتحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنى كما يظهر لمن تأمل في كتب الأحاديث من أولها إلى آخرها

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة من كتاب الكافي تصنيف محمد بن يعقوب رحمه الله تعالى.

(١) قوله وقيل في كتاب سليم أقول أما كلمة سبعة عشر ألف آية في هذا الخبر فكلمة «عشر» زيدت قطعاً من بعض النساخ أو الرواة وسبعة آلاف تقريب كما هو معروف في إحصاء الأمور لغرض آخر غير بيان العدد كما يقال أحاديث الكافي ستة عشر ألف والمقصود بيان الكثرة والتقريب لتحقيق العدد فإن عدد آي القرآن بين الستة والسبعة آلاف، والمعجب من هذا القائل الذي لا يعرفه ومن جماعة يعتمدون على كتاب غير ثابت الصحة ثم إلى كلمات منه كانت في معرض التنبيه والتصحيح ورأوا الاختلاف فيها أكثر من ما نقره ثم يطعنون أنفسهم بالمشكوك و يعتمدون عليه ويجعلونه دليلاً على ثبوت التنبيه في القرآن العظيم الذي تداولته آلاف اللفظ من النفوس وهل يشور من عاقل أن يجعل كتاب سليم بن قيس مقدماً على القرآن و أليق بالاعتماد وأولى بالقبول منه وقد حكم جل محققي الطائفة بكونه مجموعاً ورأوا من اختلاف نسخه ما لا يحصى واشتماله على ما هو خلاف المعلوم بالتواتر. ولا أدري ما أقول فيمن ينظأهر بالخروج عن معتاد النفوس السالمة وأمدفع شبهة تواتر التحريف فقد بيناه في حاشية الوافي تفصيلاً فلا يطيل بالتكرار. (ش)

الكافي

الاصول والروضة

لشيخ الاسلام الشيخ محمد بن يعقوب الكليسي

شرح جامع

لمولى محمد صالح المازندراني

التمني ١٠٨١ هـ ١٠٨٢ هـ

مع تاليفي عليه السلام البتة

الحاج الميرزا ابوالحسن الشيرازي دام ظلّه

من مشهورات

المكتب الإسلامي

طهران شارع بوذرجمهری

تلفن ٥٢١٩٦٦

— ٢٨٢ —

(الفضل بن شاذان) عن عثمان بن عيسى عن صالح بن أبي الأسود عن أبي عبد الله (عليه السلام) (قال) : ذكر مسجد السهلة فقال له : أما إنه منزل صاحبنا إذا قدم بأهله .

(عنه) عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم الحضرمي عن أبي سعيد الخراساني (قال) : قلت لأبي عبد الله (عليه السلام) : المهدي والقائم واحد ؟ فقال : نعم قلت : لأي شيء سمي المهدي ؟ قال : لأنه يهدي إلى كل أمر خفي ، وسمي القائم لأنه يقوم بعد ما يموت ، إنه يقوم بأمر عظيم (١) .

(عنه) عن ابن محبوب عن عمرو بن شعبر عن جابر عن أبي جعفر (عليه السلام) (قال) : من أدرك منكم قائمنا فليقل حين يراه : السلام عليكم يا أهل بيت النبوة ومعدن العلم وموضع الرسالة .

(عنه) عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله (عليه السلام) (قال) : إن أصحاب موسى ابتلوا بهر ، وهو قول الله عز وجل : (إن الله مبتليكم بهر) ، وإن أصحاب القائم يتلون بمثل ذلك .

(عنه) عن عبد الرحمن بن ابن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله (عليه السلام) (قال) : القائم يهدم المسجد الحرام حتى يردّه إلى أساسه ، ومسجد الرسول (ص) إلى أساسه ، ويرد البيت إلى موضعه وأقامه على أساسه ، وقطع أيدي بني شيعة السراق وعلقها على الكعبة .

(عنه) عن علي بن الحكم عن سيفسان الجريري عن أبي صادق عن أبي جعفر (عليه السلام) (قال) : دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة إلا ملوكوا قبلنا ثلاثا يقولوا إذا رأوا سيرتنا إذ ملكنا سرنا مثل سيرة هؤلاء . وهو قول الله عز وجل (والعاقبة للمتقين) .

(عنه) عن عبد الرحمن بن أبي هاشم والحسن بن علي عن أبي خديجة (١) : هذا الخبر مع بعض نظائره ، وبأن المراد من موته قد تقدم (ص ٢٦٠) .



يقول الله تبارك وتعالى : إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلاة وآتى الزكاة ولم يخش إلا الله فعسى أولئك أن يكونوا من المهتدين
 مهدي الشيعة : يهدم المساجد إلا

مَجْمَعُ الْبَنَاتِ
وَقَسِيدَةُ الْقُرْآنِ

تأليف
أَمِيرُ الْإِسْلَامِ أَدْنِي عَلِيٍّ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ
الطَّبْرِي

طبعة جديدة مُنْقَحَةٌ

مطبعة دار محمد بن عبد الله القاسمي في دبي

دار
الكتاب
والفكر
والعلم
والثقافة
والإيمان

ادبیاتی نام که گویند چرخ بر پیش نهاد ایشان اندر دیر دایره می برترین در باب دوازدهم و مال غنای میانی دیگر و در این باب می بیند که صاحب اصلی نمود
و او فیضی باشد و در این باب
و در این باب می بیند که صاحب اصلی نمود

طالب دعا: محمد جبران القادری رضوی

و در این باب می بیند که صاحب اصلی نمود

”علل الشرائع“ میں ابن بابویہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب امام قائم ظاہر ہوں گے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زندہ کریں گے تاکہ ان پر حد لگائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے انتقام لیں۔

[illegible]

سید

[illegible]

در معجمی واقع الکسوبرج مطبوع سال ۱۳۸۰

۲۷۔ سنی فطر میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی تھی۔
 فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی تو اداھی انت میں تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۲ کتاب الزویایا اب الحرمین فی اللہ
 نوٹ ہے۔ بی بی عائشہ کو نور انکبین میں یا یورپیہ سیدی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس نے نور کو رکھا تا چاہے حضورؐ پاک اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول ابنسنت وہ چھ سال کی تھی تھی۔ یہی حضورؐ پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا ٹھکانہ سلام میں گھڑتا ہے۔

۲۸۔ سنی فقر میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تیز و جہادھی نہایت مستہ سین کہ حضورؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہولی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی ریٹا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضورؐ پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ تھی اداں ہی سے اپنے بچاں برس کے سن میں شادی دے چالی۔

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قلم نجفی فاضل عراقی

اصلی قرآن حضرت علیؓ نے گم کر دیا تھا جس کو امام مہدی قیامت کے قریب
بوقت ظہور اپنے ساتھ لائیں گئے (نعمت اللہ جزائری)

حضرت علیؑ نے جب حضورؐ کی وصیت کے مطابق قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کر کے صحابہؓ کے پاس لائے تو حضرت عمرؓ نے انہیں کہا نہ ہمیں تمہاری ضرورت ہے اور نہ ہی تمہارے جمع کردہ قرآن کی ہمارے پاس حضرت عثمانؓ کا لکھا ہوا قرآن مجید ہے یہ سن کر جناب علی المرتضیٰؓ نے انہیں کہا اچھا اب تم آج کے بعد اس قرآن کو نہ دیکھ سکو گے اور میرے فرزند مہدی کے ظہور سے قبل کسی کو بھی اس کا دیکھنا ممکن ہے یعنی وہ جب آئیں گے تو اصل قرآن کو اپنے ساتھ لائیں گے اور لوگوں کو سنائیں گے

انوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۱۵

آلاف آية ومائتا آية وست وثلاثون آية؛ وجميع حروف القرآن ثلاثمائة ألف حرف
حد وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفاً.

والظاهر أنَّ هذا القول إنما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سد باب الطعن بها بأنَّه إذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه؛ مع جواز نوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الأعلام رويوا في مؤلفاتهم أخباراً كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن؛ وأنَّ الآية هكذا أنزلت ثمَّ عُدَّت إلى هذا.

الرابع أنه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء أنهم قالوا ليس

فلما جمعه كما أنزل أتى به إلى المتخلفين بعد رسول الله ﷺ ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتى يظهر ولدي المهدي عليه السلام. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خال من التحريف؛ وذلك

المؤمنين **حججه** بوصيه من النبي **ﷺ** ، يعني بعد موته صلى الله عليه وسلم ، اشهر مساجد اجمعها ، فلما جمعه كما أنزل أتى به إلى المتخلفين بعد رسول الله **ﷺ** ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرأتك ، عندنا قرآن كتبه عثمان . فقال لهم علي **ﷺ** لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتى يظهر وبدي المهدي **ﷺ** . وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالي من التحريف ؛ وذلك

يشتره وقد صار ضرره أكثر من نفعه بل لا تفلح تصوره في شره .
فلما جهز السلاح للمدو وهباً ، وأداه إلى أيدي خصماء الإسلام ولذا إذا نظر العلامة الأليم بطل العلم المبصر في العلوم الإسلامية آية الله الحاج ميرزا فتح الله الشهير بلاشيخ (الشرعة) الأصغراني رحمته إلى كتاب فصل الخطاب قال ما هذا لفظه الشريف : (كاش قلم مؤلف من شكست وابن كتاب را تأليف نميكرد) كما قلنا ذلك جمع من مشايخنا وأساتذتنا الثقات من تلامذته قدس سره .وقال أن بعض أعداء الدين وخصماء الملعب حرضه على تأليف ذلك الكتاب وهو رحمته لم يشعر بذلك الغرض الغامض وليس هذا الحدس أو النفل بعيد والله المصمم .

الأخوة النعمانية

المجلد ۱۱۱۲
قدم له وعلق عليه
محمد علي القاضي الطباطبائي
المجلد الثاني
نوشته الأعلیٰ مطبوعات
پنجاب - لاہور

نبی ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؑ کے پاس تھا جو وہ ابو بکرؓ کے پاس لائے مگر ابو بکرؓ نے اُسے ٹھکرا دیا جس کی وجہ سے امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿شیخ سفیہ، ص ۱۳۸۔ طبع کراچی﴾

شیخ سفیہ

حضرت ابو بکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ

کتے کی تصویر
(نعوذ باللہ)



(۱۳۸)

کر لیا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری قادمہ نہیں اٹھا سکتا۔
اسے قرآن فہمی کے لئے ان مغربین کی کتابوں کی طوط دیکھنا پڑتا ہے کہ جو ذول قرآن کے
بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر
پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیات قرآنی
کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں بیچ کر تنہا جاتیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شوق
نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو
ایسی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ یہی بات قرآن مجید کا نہیں بلکہ اسلام
سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے مرتب ہو سکے اور اگر سوچتے ہیں تو یہ کام زید بن ثابت
یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام)
اس سے یہ کام نہیں لیا جاسکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالبؑ
یہ کام بذات خود کیا کہ ان کے دل کو ملتی تھی۔ انہیں رسول اللہؐ کے کل ایمان کہا تھا اور
کہا تھا کہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہؐ کے اس دنیا سے
رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگے گئے اور جب
یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اول کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپؑ خاموش
گھون جھکائے دایں چلے آئے مگر آنا بکتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھو گے
آخر میں جناب ابو بکرؓ کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی جناب علیؑ
کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف
نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور
تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن
کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

معصوم علی کے بارے میں مغربین کی رائے :-

جلال الدین سیوطی الاقناع جلد ۱ ص ۶۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالبؑ

شیعہ کائنات کے بدترین کافروں کی سیدہ خاتونِ جنت کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ۲۱۱

سے جناب امیر کی شکایت فرمائی۔ کہ جو کچھ پیدا کرتے ہیں۔ وہ انکار و مسائین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا
اے فاطمہ رحمہا علیہا جو مجھے درباب ہذا درابن عم علی سے خشتاک کرو۔ تحقیق کہ خشم علی میرا خشم اور میرا خشم خدا کا
ہے۔ یہ سن کر جناب فاطمہ نے کہا میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں محمد بن یعقوب کہتے ہیں کہ حضرت
امام محمد باقر امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ جناب امیر نے ایک چادر پہنے اور ایک دھتیس درہم کی لڑ
ایک بچہ ناپااست کو مسند کر جب اس پر آرام کرنا مقصود ہوتا۔ تو اس کو الٹ کر لیتے تھے۔ اور اس کے بالوں پر
سورہ پڑھتے تھے جناب فاطمہ کو مہر میں دیا۔ ایضا بسند معتبر روایت کی ہے۔ ایک دن حضرت رسول جناب
فاطمہ کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا جناب سیدہ زہرا ہی میں حضرت نے فرمایا۔ اے فاطمہ کیوں روٹی ہو۔
تم یقین جانو اگر میرے اہل بیت میں کوئی علی سے بہتر ہوتا تو میں اس سے تجھے نزدیک کر دیتا۔ اور میں نے تجھے
اس سے نزدیک نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تجھے اس سے نزدیک کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہیں پانچواں معنی
دنیا کا ترے مہر میں دیا۔ ایضا بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز جان کر نے میں غیرت
نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ جناب رسول نے شب و نواف جناب علی اور جناب فاطمہ سے فرمایا جب تک میں دنیا کا
کام نہ کرنا جب حضرت رسول تشریف لائے۔ دونوں ہاتھوں دونوں صاحبوں کے رخت خواب میں ردا فرمائے
ایضا روایت کی ہے کہ ہر ایک شب و نواف فاطمہ میں لوگ بالین اور البینین جس طرح ان میں متعارف تھے
یعنی ردا و حجت مقرون با اتفاق و کثرت اولاد ہو۔ ابن شہر آشوب نے جناب امیر سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ
نے جناب امیر میں حملت جناب فاطمہ میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ اس لئے جناب سیدہ فاطمہ عقیقہ اور کبھی
سائیں دھوتی تھیں اور بچے محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ہٰی آئی میں اولاہ نعمت اے نعمت کو
بلایا فرمایا مگر حوریں کثرت نہیں کیا شاید وجہ یہ ہو کہ سورہ اہل بیت کی شان میں نازل ہوا ہے اس لئے حق
تعالیٰ نے برعایت جناب فاطمہ حوروں کا ذکر نہ کیا ابن بابویہ نے بسند مخالفین اور ہر جہ سے روایت کی ہے
فاطمہ علی کا آپس میں سلوک۔ اس نے کہا ایک روز حضرت رسول نماز صبح ہمارے ساتھ

۱۷۰۰ء تک اس کا علمی شعری کام جس نے مسلمانوں کو درغلانے کے لئے غلامی دشمنی تیار کر دی تھیں یہ روایت بھی اب ہر جہ
کی بیلن کر رہے ہیں اور وہ جی امیر میں یہ نشان اب ہر جہ سے نکل رہا ہے۔ یہ عقیدہ یہ عقار کہ اب دیکھ کر غرور سے اگر سیدہ دنیا سے امانت گیری
تو ملی سے بھی مذمت ہے جی امیر میں یہ روایت ایک تو جی ہوئی ہے، دوسرے خواہ کسی ہی ہے فاطمہ زہرا زوجہ نقیص اور ملی
شہر بہت آپ جیسے نقیصہ، ولیدہ، زہرا سے بالکل یہ ناسمجھ ہے کہ شہر کی شکایت کرے۔ اور نیکیوں سے خیر کو منہ کرے۔
جناب سیدہ اور حضرت علیؑ ہمیشہ ایسی باتوں سے پاک اور معصوم تھے۔ (کوثر پیر طوسی ص ۱۷۰)

جلاء العيون

جلد اوّل

سوانح چہارده معصومین علیہم السلام

تالیف

مل محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

七

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

Hayat-ul-Quloob
vol.2

Zaheer Smart

پو تھا باب

آنحضرت کے یام رضاعت نشو و نما سے لیکر بعثت کے زمانہ تک کے
حالات اور وہ معجزات جو آنحضرت سے ظاہر ہوئے

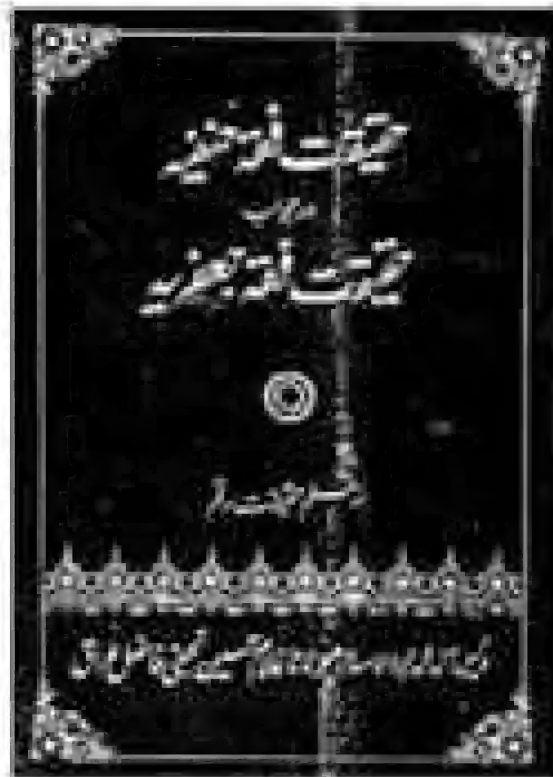
حدیث معبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ آتا کہ حضرت نوش فرماتے۔ حضرت ابو طالب نے ان کا مزہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جب تک کہ علیلہ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرت ان کے پیڑ نہ کئے گئے حضرت اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

دوسری صبح حدیث میں فرمایا کہ جناب امیر علی علیہ السلام نے فرمایا کہ دختر حمزہ سے آنحضرت کا عقد کرنے کا مشورہ کیا گیا تو حضرت نے فرمایا کہ شاید تم لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ آنحضرت اور جناب حمزہ نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ پہلی مرتبہ کینزہ ابولہب کا جو آزاد کر دی گئی تھی حضرت نے دودھ پیا اس کے بعد علیلہ سعدیہ کا۔ آنحضرت علیلہ سعدیہ کے پاس پانچ سال تک رہے۔ علیلہ نے پہلے حمزہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔ جب حضرت کی عمر نو سال کی ہوئی ابو طالب کے چہرہ شام کی جانب تشریف لے گئے بعض کہتے ہیں کہ آپ اس وقت بارہ برس کے تھے۔ اور حضرت جب جناب خدیجہ کی طرف سے بغرض تجارت شام گئے تھے تو پچیس برس کے تھے۔

شیخ ابلاغہ میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک بلند مرتبہ فرشتہ کو مقرر کیا جو ہر وقت آنحضرت کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کو مکارم آداب و محاسن اخلاق پر قائم رکھتا تھا۔ اس میں ہمیشہ آنحضرت کے ساتھ ہوتا تھا جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کے پیچھے گھومتا رہتا ہے۔ حضرت ہر روز میرے واسطے اپنے اخلاق کا ایک غلم بلند فرماتے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ اس کی پیروی کرو۔ ادھر ہر سال ایک عرصہ تک حضرت حرم کے پہاڑ میں قیام فرماتے میرے سوا کوئی ان کو نہیں دیکھتا تھا جب

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک فرشتہ آنحضرت کی تعلیم دے جبکہ آنحضرت کی قیاس و تقویٰ سے فرشتوں نے قیاس و تقویٰ کرنا سیکھا تھا جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں آنحضرت کے دور کی خلقت کے تذکرہ میں بیان ہوا ہے۔ لیکن ہے اسکا مطلب جو کہ وہ فرشتہ ہر وقت آنحضرت کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ ۱۲ (مترجم)



۷۲

نوٹ: سنی فقہ جتنے جتنے سنی علماء کی لڑائی یہ ہے یہاں سنیوں کے عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوجبر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ اسلئے کرتے کے عقیدہ حاصل کی مثل ہے۔ کیونکہ جیسی خلافت ہر اس کے لئے دینی عقیدہ پایئے۔

شیعہ علامہ غلام حسین نجفی
 لکھتا ہے کہ **حضرت ابوبکر**
حضرت عمر اور **حضرت عثمان** کی
 خلافت ایسی ہی جیسا کہ گدے
 کا عضو تناسل۔۔

لگاؤ نعرہ پھر بھائی بھائی کا

اصل قرآن ظہور امام مہدی تک نظر نہیں آئے گا (نعوذ باللہ)۔ ﴿الانوار النعمانیہ، ج ۲، ص ۳۶۰۔ طبع ایران﴾

۳۶۰-

تورفی الصلوة

ج ۲

بہا فی الصلوة ، و کیف حکمنا بأنّ الکلمۃ قد نزل بہ الروح ، فإنّ هذا القول منهم رجوع عن التواتر

الخامس انه قد استفاد فی الاخبار أنّ القرآن کما أنزل لم يؤلفه الا امیر المؤمنین عليه السلام بوصیة من النبی صلى الله عليه وآله ، فبقی بعد موته ستّة أشهر مشغلا بجمعه ، فلما جمعه کما أنزل أتى به الی المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ فقال لهم هذا کتاب الله کما أنزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا الیک ولا الی قرآنک؛ عندنا قرآن کتبه عثمان فقال لهم علی عليه السلام لن نروہ بعد هذا اليوم ولا یراه أحد حتّی یظهر ولدی المہدی عليه السلام وفي ذلك القرآن زیادات کثیر وهو خال من التحریف ؛ وذلك أنّ عثمان قد کان من کتاب الوحي لمصلحة وآها عليه السلام وهي ان لا یکنذروه فی أمر القرآن بأن یقولوا انه مقتوی او انه لم یزل بہ الروح الأمين ؛ کما قاله أسلافهم ، بل قالوهم ایضا ؛ وكذلك جعل

التنزیل علی ان النقص بعد النزول الی الارض فیکون القرآن قد بین قسم قرآنه النبی ص علی الناس وکتبوه وظهر بينهم وقام به الاعجاز وقسم اخفاء ولسم یظهر علیہ احد سوی امیر المؤمنین علیہ السلام تم منه الی باقی الائمة الطاهرين ع وهو الآن محفوظ عند صاحب الزمان جعلت فداه اه

وهذه کلمات قيمة صادرة عن شخصية عظيمة باوذة فی العالم الاسلامی ونبی عن علم متدقق وعقل وراى وذین ولذا کان صاحبها دعیسا لاسلام ومن اکبر اساطین الدین کما یمیر عنه الشیخ الاعظم الانصاری قدس سرہ فی تصانیفه کما فی الرسائل والمکاسب (بعض الاساطین) وهكذا یکون المرجع الدینی الاکبر اذا اجتمع فیہ العقل والعلم والعمل ویمیز من آخر کلامه ان ما نزل من القرآن بطریق الاعجاز وما هو المعجز الباقی الی آخر الدهر هو ما قرآه النبی ص علی الناس وهو ما بین الدقتین ولم یتق من شئی . فلو اردنا ابراد کلمات علمائنا الإمامیة ونقل اقوالهم فی هذا المقام لاطال الکلام بل یحتاج ذلك الی تألیف مستقل ولا احتیاج لنا الی نقل الاقوال یا کثر من ذلك فانه غیر خفی علی القاری العبیر ان علماء الامامية قديماً وحديثاً ذهبوا الی القول بعدم النقصان فی القرآن الکریم الا شر ذمة قليلة من الاخباریین ومن اقدر بکلامهم من غیرهم وصرح بما ذکرناه جمع

الأنوار النعمانیة

تألیف

النجف الأشرف

العلامة الجلیل الجند المبحر السید نعم الدین الموسوی الخراسانی

المؤلف سنة ۱۱۱۲

بنفقہ

الحاج محمد باقر کابجی حبیب

سوز المجد الجامع

شارع تربت

ایران

تبریز

مطبعة "شکر چاپ"

عثمانؓ نے سورۃ رحمن سے منکم کا لفظ نکال کر تحریف کردی (نعمو باللہ)۔ ﴿حق الیقین، ص ۵۲۵۔ طبع ایران﴾

میکند و ایشان از سایر محبان ما عذابشان شدیدتر است و گناهشان عظیمتر است و این جماعت را شیعه ما نمی نامند و دوست دوستان ما و دشمن دشمنان ما میگویند و نیست شیعه ما مگر کسیکه پیروی و متابعت ما کند و اقتدا کند بما در اعمال ما و ابن بابویه و غیر او از حضرت امام رضا علیه السلام روایت کرده اند که فرمود بخدا قسم که دوتای شما در جہنم نخواهند دید بخدا قسم که یکی را نخواهند دید راوی پرسید که این در کجای قرآن است فرمود در سورۃ رحمن که میفرماید لا یستل عن ذنبه منکم انس ولا جان یعنی سؤال کرده نمیشود از گناه او از شما شیعیان نه آدمی و نه جنی راوی گفت منکم در مصحف ما نیست حضرت فرمود بخدا سوگند که بود و عثمان انداخت و اگر نباشد باید عقاب خدا از همه خلق بر طرف شود و کلینی بسند موثق از میسر روایت کرده است که گفت بخدمت حضرت صادق علیه السلام رفتم فرمود اصحاب توجه حال دارند گفتم مانند سنیاں بدتریم از یهود و نصاری و مجوس و بت پرستان حضرت تکیه فرموده بود چون اینرا گفتم درست نشست و فرمود چه گفتی من اعاده کردم فرمود بخدا سوگند و تو فرما داخل جہنم نمیشوند و الله یکی نیز داخل نمیشود و الله که شما اهل اهل این آیه که مضمونش این است چه میشود ما را چرا نهی بیستم مردانی چند را که ایشانرا از اشرار بدترین مردم می شمردیم پس فرمود که سنیاں شما را در جہنم طلب میکنند و یکی از شما را در جہنم نمیابند و این مضمون را کلینی و دیگران بسندهای بسیار روایت کرده اند فرات بن ابراهیم روایت کرده است از حضرت صادق علیه السلام که رسول خدا ص فرمود یا علی ع در روز قیامت تو بنور من منور میشوی و من بنور خدا و فرزندان تو بنور تو و شیعیان تو بنور ذریه تو پس بکجا خواهند برد شما را بغير از بهشت پس چون داخل بهشت شوید و یاران و حواریان خود در منازل خود قرار گیرید حق تعالی وحی کند بسوی مالک که بگشا درهای جہنم را تا نظر کنند دوستان من بسوی آنچه تفصیل داده ام ایشانرا بردشمنان ایشان بگشایند درهای جہنم را و شما مشرف شوید بر ایشان چون اهل جہنم شمیم بهشت را بیابند گویند ای مالک یا طمع داری برای ما که خدا تخفیف دهد عذاب را از برای ما ما نسیمی میبایم مالک گوید خدا وحی کرد بسوی من که درهای جہنم را بگشایم تا نظر کنند اهل بهشت بسوی شما پس سر بالا کنند و ایشانرا بشناسند یکی از اهل جہنم یکی از اهل بهشت را ندا کند که آیا تو گرسنه نبودی و من تورا سیر کردم و دیگری بدیگری گوید که آیا تو عریان نبودی و من ترا جامه دادم و باز دیگری دیگری را خطاب کند که آیا تو نمی ترسیدی و من تورا پناه دادم و دیگری بدیگری گوید که آیا سرتورا پنهان نداشتم و همچنین هر که از ایشان حقی بر یکی از اهل بهشت داشته باشد یاد کند و او تصدیق نماید

حق الیقین

علامہ مولی محمد باقر مجلسی

در اصول دین و معارف

از انتشارات :

کتابفروشی سلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری شرقی - تلفن: ۵۲۱۹۶۶

*(چاپ اسلامی ۱۳۵۷ شمسی) *

حق تالیف و طباعت محفوظ

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّبِيِّ وَالْمُسْلِمِينَ

أَمَّا الْقُرْآنُ فَكَذَلِكَ يُكَلِّمُونَ

قُرْآنٌ مُجِيدٌ

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَارِس

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ روافض کہتے ہیں: آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے

۵۵۲

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اس میں حضورؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو حضرت موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ کذب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہذا ہم سالم ایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دھڑ پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں مافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر ظاہر لوگ من نہیں کر سکتے یہ قرآن فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک دنیا پاک جو حالت میں چاہے چھپو سکتا ہے اُس کے دشمنوں میں اعلان و سبوتاژ کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خدا و پاکستان تک کا ذکر نہیں دیکھا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہر منکر یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے متفقہ ہیں۔

اعتراف فرمادے۔ اصحاب اہل بیت

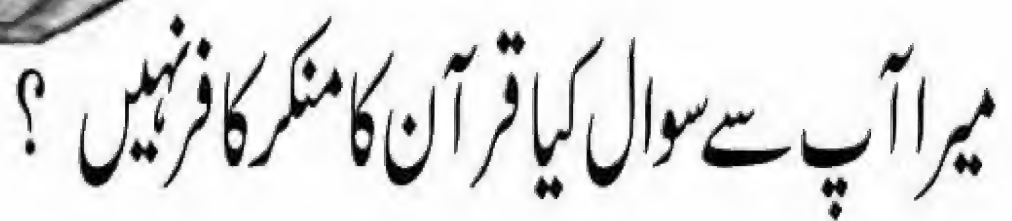
ذکر الازہان باب جلاء الازہان

ہزار ہتھاری دس ہتھاری



مصنف عبدالحق مشائق

رحمت اللہ علیہ اچھی باتیں کتاب کے لئے

[illegible]

پہلے کی تصویر
(تعمیراتی)



شیعہ روافض کی سیدنا ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی شان میں گستاخی

شیعہ روافض کا جیتا الا سلام علامہ غلام حسین لعنتی نجفی لکھتا ہے کہ:
”ابو بکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل
گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔“ (حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ: ص 72)
اس سے بڑی گستاخی کیا ہو سکتی ہے صحابہ کرامؓ کی...؟ دیکھ لیں شیعہ رافضیوں کا عقیدہ.... رب کی ہزار بار
لعنت ہو ایسی بکواس کرنے والے کا فرد نجس رافضیوں پر جو صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایسا نظریہ یہ رکھتے ہیں

کمال شہ قریب تو بہتہ ملا ہوا ہے اور جب لائب ہو کر ہاں
پہنچے ہیں۔

انکشافات یومیہ پیٹم

نوٹ: بعض فقرے جتنے جتنے، سنی علماء کی زبان سے جھوٹے نہیں لکھے
مفسر سے کی شان۔ بات بھی کسی مذہب و امت مسلم ہوتی ہے کہ
ابو بکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے
کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ اصل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے
کہ کہہ جیسی خلافت ہوا اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔
یہ حوالہ کتاب پر ”ابو بکر“ کے جواب بارے میں حضرت شاہ ولی
میں کردہ عجیب و غریب مذاکرے سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تفسیر

یہ سنی فقہ میں ہے، قتال، حسن، الشیخ ابی یوسف القضاۃ
میں بھی لکھا ہے کہ تفسیر کرنا حق امت تک چاہئے ہے
بخاری شریف، ص ۱۰۱، کتاب النکاح

نوٹ: سینوں کے نزدیک حق نام سے جھوٹ پر لٹنے کا اور حق کو چھپانے
کا۔ پس سینوں کو مبارک ہو کہ ان کی تقدیر حقیقت حق کا چھپانا ہے

Like & Share This Page
https://www.facebook.com/Saleh.Han2.1/

بدلتے شہر تہذیب کی پانچویں پٹری

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ

اس رسالہ میں مولیٰ عبداللہ تونسوی، مولیٰ اللہ یار خاں چکڑوی
مولیٰ نعیم احمد لوی، مولیٰ اللہ ملک، اور چیلہ یارڈی مذہب کے
دعویٰ کا جواب دیا گیا ہے۔ فقہ جعفریہ پر لکھے گئے تمام الزامات کا
شخص جواب دیا گیا ہے۔ نیز اہم، علم، اور حقیقت نشان بن ثابت کے
بجائے بجا نہت کے خدوں پر بھی کسی قدر حسد کی لگنی ہے

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی (رحمہ اللہ)

سرپرست ادارہ تبیین اسلام ایچ جیک ہائی ٹیکنالوجی
لاہور

﴿الانوار النعمانیہ، ج ۲، ص ۲۷۸۔ طبع ایران﴾

ووجه آخر لهذا الإنطام الآتية رأيت في بعض الأخبار أن يحصله إنما لم يجمع معهم على إله ولا على نبى ولا على امام، وذلك أنهم يقولون إن ربهم هو الذى كان معه نوح عليه السلام، ومن لا يقول بهذا القول فهذا الرب ولأبدك النبىء، ويقولون إن الرب الذى خلقه الله أبوبكر ليس ربنا ولأبدك النبىء ربنا وجه آخر لكنه جواب عن

تَالَيْفُ

السيد محمد الموصي الخزازي

الحاج محمد باقر كاظمي حَقِيقَت
فَارِعَ رَبِّيت

ایران

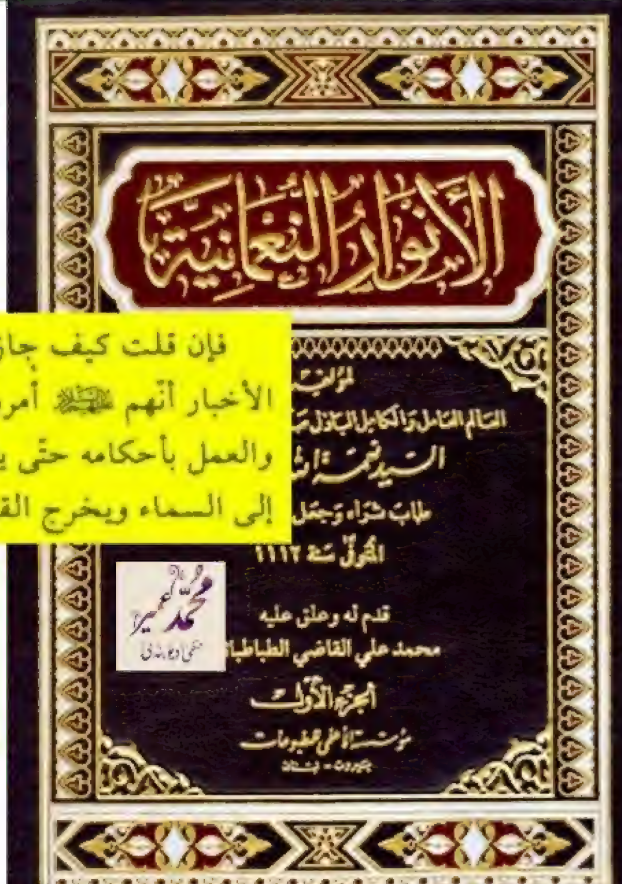
11

مطبعة شركت چاپ

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۳۱

فإن قلت كيف جاز القراءة في هذا مع ما لحقه من التغيير، قلت قد روي في الأخبار أنهم عليه السلام أمروا شيعتهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلاة وغيرها، والعمل بأحكامه حتى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرتفع هذا القرآن من أيدي الناس إلى السماء ويخرج القرآن الذي ألفه أمير المؤمنين عليه السلام فيقرأ ويعمل بأحكامه؛

روي الكليني بإسناده إلى سالم بن سلمة قال قرأ رجل على أبي عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله عليه السلام مه كفت عن هذه القراءة وأقرأ كما يقرأ الناس حتى يقوم القائم، فإذا قام قرأ كتاب الله على حذوه، وآخر المصحف الذي كتبه علي عليه السلام، وفي هذا الحديث أن علياً عليه السلام لما



اصلی قرآن امام مہدی لائیں گے اور وہی اس کی تلاوت بھی کریں گے (امام جعفر صادقؑ)

سالم بن سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کو قرآن سنایا میں نے بھی وہ قرآنی حروف سے لیکر وہ عام لوگوں میں پڑھے جانے والے الفاظ قرآن سے مختلف تھے حضرت امام جعفر صادقؑ نے اسے فرمایا اس قراءت سے باز رہو اور امام قائمؑ ظہور تک اسی طرح قرآن پڑھو جس طرح دیگر لوگ پڑھتے ہیں پھر جب امام قائمؑ آئیں گے وہ قرآن کو ٹھیک پڑھیں گے اور اس قرآنی نسخہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے جو حضرت علیؑ نے تحریر کیا تھا امام موصوف نے فرمایا کہ حضرت علیؑ نے جب وہ نسخہ تحریر کر لیا اور اس کی کتابت سے فراغت پائی تو آپؑ نے لوگوں سے فرمایا یہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کو اس نے اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ پر نازل فرمایا میں نے اسے وہ تختیوں سے جمع فرمایا لوگوں نے یہ سن کر حضرت علیؑ سے کہا حضورؐ پر اترنے والا قرآن تو یہ ہمارے پاس ہے اور اس صحیفہ میں موجود ہے ہمیں تمہارے جمع کردہ قرآن کی کوئی ضرورت نہیں حضرت علیؑ نے یہ سنا تو فرمایا خدا کی قسم اس دن کے بعد ہمیشہ کے لیے تم قرآن کو نہ دیکھ سکو گے جو میرے پاس ہے مجھ پر لازم تھا کہ جمع کرنے کے بعد تم کو اس کی اطلاع کرتا تھا کہ تم اسے پڑھتے سو میں نے اطلاع کر دی

اصول الکافی جلد دوم ص ۳۵۰

تَبَارَكَ قَالَ: قُلْتُ لِأَمِيرِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شِئْتُمْ مَوْلَاكَ ذَكَرَ اللَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ بَا، فَيَقْرَأُ مِنْهَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَحَدُ مَا تَرَاهُ قَالَ: نَعَمْ لَا تَأْسَ.

٢٤ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قُرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَعِثُّ خُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَيَّ مَقْرَأًا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْتُ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، أَقْرَأَ كَمَا يَتْلُو النَّاسُ حَتَّى يَلْقُوا الْقَائِمَ، فَلَمَّا قَامَ الْقَائِمَ عليه السلام قُرَأَ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْدٍ، وَالْخُرُجُ الْمُضْطَعِفُ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيُّ عليه السلام، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيُّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ جِئَنَ قُرْعَ بِنْتِ وَكْتَبَةَ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام، وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنَ الْوُحْيِ، فَقَالُوا هُوَ مَا جَعَلْنَا مُضْطَعِفَ جَامِعٍ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا خَافَةَ لَكَ فِيهِ، فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا زِدْتُهُ بَعْدَ تَوْحِيحِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أَخْبِرَكُمْ جِئَنَ جَعَلْتُهُ بِتَرْوُؤِهِ.

16 - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن صفوان عن سعيد بن عبد الله الأفرج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قال: اللهم أنت الله، وأنا لست بك، فقال: لا.

۲۶ - علی، عن ابیہ، عن ابن عباس، عن ابن عمر، عن عبد اللہ بن مسعود، عن رسول اللہ ﷺ : مَا صَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَّرَ.

عن عبد الرحمن بن أبي هاشم، عن سالم بن سلمة،

فَقَالُوا سَمِعْنَا خُرُوفًا مِّنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَىٰ مَا يَفْقَرُهَا النَّاسُ، فَقَالُوا

كَمَا يَفْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ يُحْيِي الْمَوْتَى نَسِ لَكُمَا إِلَى

بِأَمْرِ اللَّهِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَقَالَ : أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَقَدْ

ثَاجِمٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ مَا

لَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُتُّ حَتَّى اتَّخَذَتْ كُلَّ شِقَاقٍ مَنَازِلًا ۚ وَكُنْتُمْ تُخْرَجُونَ مِنْ دَارِكُمْ وَلَكِنْ اتَّخَذَ اللَّهُ لِكُلِّ قَوْمٍ خَبِيرًا ۚ

Figure 1. The effect of the concentration of the solution on the adsorption of the dye. The concentration of the solution was 0.01, 0.02, 0.03, 0.04, 0.05, 0.06, 0.07, 0.08, 0.09, 0.1, 0.2, 0.3, 0.4, 0.5, 0.6, 0.7, 0.8, 0.9, 1.0, 1.5, 2.0, 3.0, 4.0, 5.0, 6.0, 7.0, 8.0, 9.0, 10.0, 15.0, 20.0, 30.0, 40.0, 50.0, 60.0, 70.0, 80.0, 90.0, 100.0, 150.0, 200.0, 300.0, 400.0, 500.0, 600.0, 700.0, 800.0, 900.0, 1000.0, 1500.0, 2000.0, 3000.0, 4000.0, 5000.0, 6000.0, 7000.0, 8000.0, 9000.0, 10000.0, 15000.0, 20000.0, 30000.0, 40000.0, 50000.0, 60000.0, 70000.0, 80000.0, 90000.0, 100000.0, 150000.0, 200000.0, 300000.0, 400000.0, 500000.0, 600000.0, 700000.0, 800000.0, 900000.0, 1000000.0, 1500000.0, 2000000.0, 3000000.0, 4000000.0, 5000000.0, 6000000.0, 7000000.0, 8000000.0, 9000000.0, 10000000.0, 15000000.0, 20000000.0, 30000000.0, 40000000.0, 50000000.0, 60000000.0, 70000000.0, 80000000.0, 90000000.0, 100000000.0, 150000000.0, 200000000.0, 300000000.0, 400000000.0, 500000000.0, 600000000.0, 700000000.0, 800000000.0, 900000000.0, 1000000000.0, 1500000000.0, 2000000000.0, 3000000000.0, 4000000000.0, 5000000000.0, 6000000000.0, 7000000000.0, 8000000000.0, 9000000000.0, 10000000000.0, 15000000000.0, 20000000000.0, 30000000000.0, 40000000000.0, 50000000000.0, 60000000000.0, 70000000000.0, 80000000000.0, 90000000000.0, 100000000000.0, 150000000000.0, 200000000000.0, 300000000000.0, 400000000000.0, 500000000000.0, 600000000000.0, 700000000000.0, 800000000000.0, 900000000000.0, 1000000000000.0, 1500000000000.0, 2000000000000.0, 3000000000000.0, 4000000000000.0, 5000000000000.0, 6000000000000.0, 7000000000000.0, 8000000000000.0, 9000000000000.0, 10000000000000.0, 15000000000000.0, 20000000000000.0, 30000000000000.0, 40000000000000.0, 50000000000000.0, 60000000000000.0, 70000000000000.0, 80000000000000.0, 90000000000000.0, 100000000000000.0, 150000000000000.0, 200000000000000.0, 300000000000000.0, 400000000000000.0, 500000000000000.0, 600000000000000.0, 700000000000000.0, 800000000000000.0, 900000000000000.0, 1000000000000000.0, 1500000000000000.0, 2000000000000000.0, 3000000000000000.0, 4000000000000000.0, 5000000000000000.0, 6000000000000000.0, 7000000000000000.0, 8000000000000000.0, 9000000000000000.0, 10000000000000000.0, 15000000000000000.0, 20000000000000000.0, 30000000000000000.0, 40000000000000000.0, 50000000000000000.0, 60000000000000000.0, 70000000000000000.0, 80000000000000000.0, 90000000000000000.0, 100000000000000000.0, 150000000000000000.0, 200000000000000000.0, 300000000000000000.0, 400000000000000000.0, 500000000000000000.0, 600000000000000000.0, 700000000000000000.0, 800000000000000000.0, 900000000000000000.0, 1000000000000000000.0, 1500000000000000000.0, 2000000000000000000.0, 3000000000000000000.0, 4000000000000000000.0, 5000000000000000000.0, 6000000000000000000.0, 7000000000000000000.0, 8000000000000000000.0, 9000000000000000000.0, 10000000000000000000.0, 15000000000000000000.0, 20000000000000000000.0, 30000000000000000000.0, 40000000000000000000.0, 50000000000000000000.0, 60000000000000000000.0, 70000000000000000000.0, 80000000000000000000.0, 90000000000000000000.0, 100000000000000000000.0, 150000000000000000000.0, 200000000000000000000.0, 300000000000000000000.0, 400000000000000000000.0, 500000000000000000000.0, 600000000000000000000.0, 700000000000000000000.0, 800000000000000000000.0, 900000000000000000000.0, 1000000000000000000000.0, 1500000000000000000000.0, 2000000000000000000000.0, 3000000000000000000000.0, 4000000000000000000000.0, 5000000000000000000000.0, 6000000000000000000000.0, 7000000000000000000000.0, 8000000000000000000000.0, 9000000000000000000000.0, 10000000000000000000000.0, 15000000000000000000000.0, 20000000000000000000000.0, 30000000000000000000000.0, 40000000000000000000000.0, 50000000000000000000000.0, 60000000000000000000000.0, 70000000000000000000000.0, 80000000000000000000000.0, 90000000000000000000000.0, 100000000000000000000000.0, 150000000000000000000000.0, 200000000000000000000000.0, 300000000000000000000000.0, 400000000000000000000000.0, 500000000000000000000000.0, 600000000000000000000000.0, 700000000000000000000000.0, 800000000000000000000000.0, 900000000000000000000000.0, 10000000

٢٤ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
قَال: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُتِبَ عَنْ هَذِهِ الْفِرَاقَةِ، أَنَّهُ
قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَدِّهِ، وَأَخْرَجَ إِلَيْهِ
إِلَى النَّاسِ جِبْنَ قَرَعٍ مِنْهُ وَكُتِبَ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا
جَمْعُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِزِّدْنَا مِنْهُ
تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ

اصلی قرآن موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا تھا (امام جعفر صادقؑ)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ وہ قرآن جیسے جبریلؑ لے کر حضورؐ کے پاس آتے رہے وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا

اصول الکافی جلد دوم ص ۳۵۰

بشار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ما كان ذلك ذكر الله ليس منه من القرآن إلا سورة يس، فيقوم من الليل فيقرأ ما منه من القرآن أبيع ما قرأ؟ قال: نعم لا بأس.

۲۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سُلَيْمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَعِجُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاءِ، اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ، فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَدِّهِ، وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيْهِ عليه السلام، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيْهِ عليه السلام إِلَى النَّاسِ جِبِينَ قَرَعَ بِهِ وَكُتِبَ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ الْمُؤَخَّخِينَ، فَقَالُوا: هُوَ كَمَا جَعَلْنَا مُصْحَفَ جَامِعٍ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أَخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِقُرُوءِهِ.

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْشَأُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَنْشَأُ أَغْلِيهِ فِي خُرُجٍ؟ فَقَالَ: لَا.

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْشَأُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَنْشَأُ أَغْلِيهِ فِي خُرُجٍ؟ فَقَالَ: لَا.

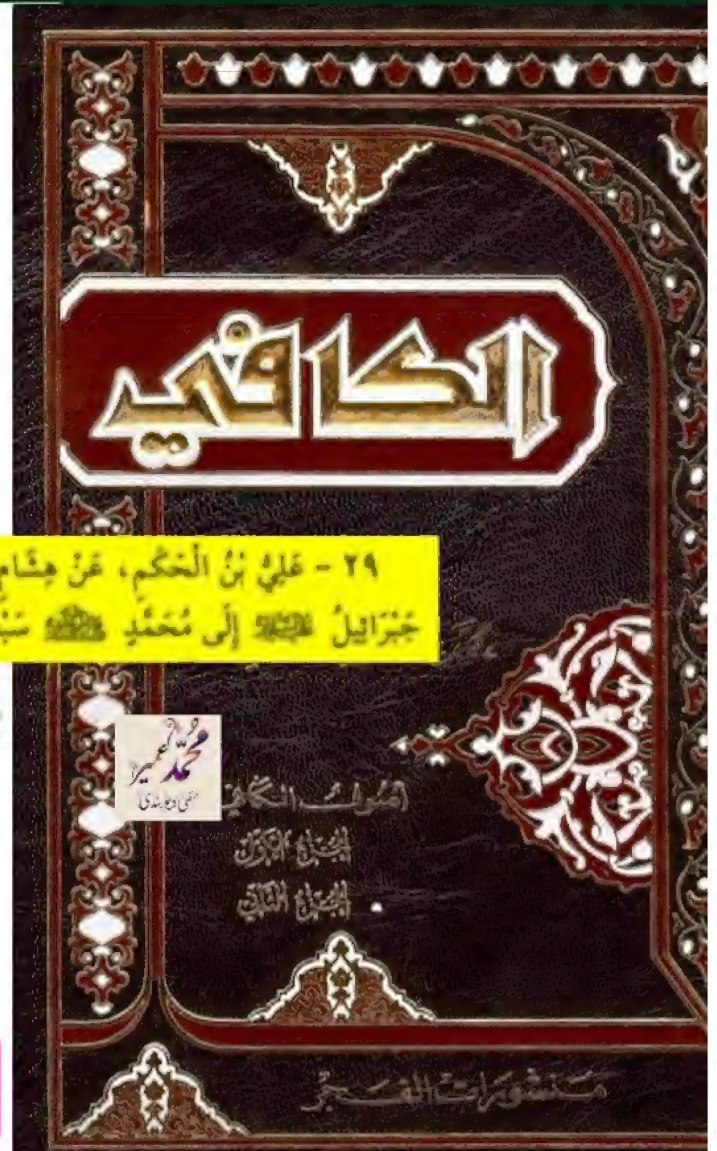
۲۹ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ إِسْحَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام سَبْعَةَ عَشَرَ آيَةً.

فَنُتِخَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي الثُّورَةِ سُورَةُ الشُّلُكِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ وَأَعْلَبَ وَلَمْ يَزِدْهُ مِنَ الْخَاطِلِينَ، وَإِنِّي لَأَرَى بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْأَجْرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ، وَإِنْ وَاللَّهِ عليه السلام كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلِهِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي قَبْرِهِ نَاجَى وَنَجَّى مِنْ قَبْلِ رَجُلَيْهِ قَالَتْ رَجُلَاؤُهَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِيلَ سَبِيلٌ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَلُوحُ فِي كُنْ يَوْمَ لَيْلِهِ، وَإِذَا أَتَاهُ مِنْ قَبْلِ خَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِيلَ سَبِيلٌ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَلُوحُ فِي كُنْ يَوْمَ لَيْلِهِ، وَإِذَا أَتَاهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا: لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِيلَ سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ فِي فِي كُنْ يَوْمَ لَيْلِهِ.

۲۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْقُودٍ وَالثَّقَلَيْنِ فِي حُتَيْبٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمَعَنَا زَيْبَةُ الرَّأْيِ لَدُنْكَرْنَا فَضْلَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ زَيْبَةُ: ضَالٌّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ضَالٌّ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَمَا تَسْمَعُونَ قُرْآنًا عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ؟

۲۹ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ إِسْحَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام سَبْعَةَ عَشَرَ آيَةً.

ثم كتاب فضل القرآن يمشو وجووو ويثووه كتاب العشرة بسم الله الرحمن الرحيم.



ام کلثوم بنت ابوبکر کا تعارف

ام کلثوم دختر ابو بکر صدیقؓ کی والدہ کا نام حبیبہ بنت خارجہؓ تھا یہ وہی ام کلثومؓ ہیں جن کے بارے میں ابو بکر صدیقؓ نے بوقت وفات حضرت عائشہؓ کو فرمایا تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں حضرت عائشہؓ نے عرض کی ایک بہن اسماءؓ ہے دوسری کون ہے فرمایا حبیبہ بنت خارجہؓ (جو ابو بکرؓ کی زوجہ ہیں) کے شکم میں جو بچہ ہے اس کے متعلق میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ یہ بچی ہے تو جس طرح حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ایسے ہی ان کی وفات کے بعد بچی ہی پیدا ہوئی

الحمد للہ من کتاب لیب قریش

۲۷۸

وَأُمُّ كَلْثُومَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ (۱) وَلِدَتْ لَطْلَعَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ: زَكْرِيَّا، وَعَائِشَةَ،

أَبْنِي طَلْحَةَ: أُمُّ حَلْفٍ عَلَيْهَا حَبِيبَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْمَةَ بْنِ الشَّيْبَةِ

الْمَزُونِي، فَوُلِدَتْ لَهَا: عَثَانٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَأَشْهُا: حَبِيبَةُ ابْنَةِ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ

ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْعَزْرَجِ. وَأُمُّ كَلْثُومَ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ هَذِهِ الَّتِي

قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَائِشَةَ ابْنَتِهِ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: «إِسْمَاهَا أَخْوَالُكَ وَأَخْوَالُكَ»، قَالَتْ

عَائِشَةُ: «هَذِهِ أَسْمَاءُ، قَدْ عَرَفْتُهَا! مَتَى الْآخَرَى؟» قَالَ: «ذُو بَلْحَنٍ يَنْتَسِرُ

خَارِجَةً، قَدْ أَلْتَنِي فِي خَالِدِي أَتْنَاهَا يَا بِنْتَ»، فَكَانَتْ كَمَا قَالَ! وَوُلِدَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ.

وَمِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ

أَبُو عَيْثٍ! وَأَبْنَاهُ: عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي عَيْثٍ، وَهُوَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، كَانَ أَمْرًا سَالِمًا، وَقَدْ كَانَتْ فِيهِ دُعَاةٌ، وَقَدْ

مَعَ مِنْ عَائِشَةَ أُمُّ اللَّوْثَيْنِ، وَأُتْمَتْ: رُمَيْثَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ مَالِكٍ

ابْنِ رَيْمَةَ، مِنْ بَنِي فِرَاسٍ بْنِ قُحْمٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ رِكْنَةَ! وَأُمُّ أَبِيهِ عُمَيْرُ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أُتْمِيَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ بْنِ قَبَسٍ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ سَمْدٍ بْنِ سَهْمٍ بْنِ حَمْرٍ

ابْنِ مُصَيْتِسٍ بْنِ كَثَبٍ! وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأُمُّهُ: قُرَيْبَةُ الشُّغْرِي بِنْتُ

أَبِي أُتْمِيَةَ بْنِ الشَّيْبَةِ، وَأُتْمَاهَا: عَائِشَةُ بِنْتُ حَبِيبَةَ بْنِ رَيْمَةَ.

وَوُلِدَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ: أُمُّ بَكْرٍ، وَطَلْحَةُ، وَعِثْرَانُ،

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَنَفِيسَةُ، تَزَوَّجَتْ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ، وَأُتْمَتْ: عَائِشَةُ

بِنْتُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَأُتْمَاهَا: أُمُّ كَلْثُومَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ! وَطَلْحَةُ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ الْبَحْرِيُّ (۲):

وَأَنَّ كَلْثُومَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ: عَذْرَاءٌ تَشْتَبِهُ الشَّارِكَ

فَمَا كَانَ كَلْثُومَ لِي مَرَّةً وَلَا مَرْكَبِينَ وَلَكِنْ مِرَارًا

دخائر العرب
۱۱

کتاب
نسیب قریش
محمد عمیر

الْمَزُونِي، فَوُلِدَتْ لَهَا: عَثَانٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَأَشْهُا: حَبِيبَةُ ابْنَةِ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ
ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْعَزْرَجِ. وَأُمُّ كَلْثُومَ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ هَذِهِ الَّتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَائِشَةَ ابْنَتِهِ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: «إِسْمَاهَا أَخْوَالُكَ وَأَخْوَالُكَ»، قَالَتْ
عَائِشَةُ: «هَذِهِ أَسْمَاءُ، قَدْ عَرَفْتُهَا! مَتَى الْآخَرَى؟» قَالَ: «ذُو بَلْحَنٍ يَنْتَسِرُ
خَارِجَةً، قَدْ أَلْتَنِي فِي خَالِدِي أَتْنَاهَا يَا بِنْتَ»، فَكَانَتْ كَمَا قَالَ! وَوُلِدَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ.



ایک مرد بیک وقت ہزار عورتوں کی متعہ کے لیے بکنگ کر سکتا ہے

زرارہ کا باپ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام موصوف سے متعہ کے متعلق دریافت کیا کہ متعہ سے نکاح میں آنے والی عورت چار عورتوں میں سے ہے (جن کی شریعت نے بیک وقت نکاح میں لانے کی اجازت دی) تو آپ نے فرمایا تو ایسی ہزار عورتوں سے بھی نکاح کر لے تو بھی وہ کسی شمار میں نہیں کیونکہ وہ تو کرایہ پر لی گئی عورتیں ہیں

فروع الکافی جلد ۵ ص ۲۷۲

یُسَجِّعُهَا، لَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا أَبَا خَيْفَةَ إِنَّ سُورَةَ سَابِلٍ مَثَلُهَا وَأَمَّا الشُّعْبَةُ مَذِيَّةٌ وَرِوَايَتُكَ خَادَّةٌ زَوِيَّةٌ، لَقَالَ لَهُ أَبُو خَيْفَةَ: وَأَمَّا الْبِيْرَاتُ أَيْضًا تَطْلُقُ بِشُعْبِ الشُّعْبَةِ، لَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: قَدْ كُنْتَ النِّكَاحَ بِغَيْرِ بِيْرَاتٍ، لَقَالَ أَبُو خَيْفَةَ: مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ؟ لَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهَا مَا تَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: لَا تَرْتَبُهَا، قَالَ: لَقَدْ كُنْتَ النِّكَاحَ بِغَيْرِ بِيْرَاتٍ ثُمَّ الْفَرَقَا.

۲۸۶ - باب: انهن بمنزلة الإمام وليست من الأربع

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِزَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ: كَمْ يُجِلُّ مِنَ الشُّعْبَةِ؟ قَالَ: لَقَالَ: كَمْ يَسْتَرْكِلُ الْإِمَامَ.

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَصْغَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنْ الشُّعْبَةِ؟ أَمِنْ مِنَ الْأَزْنَعِ؟ لَقَالَ: لَا.

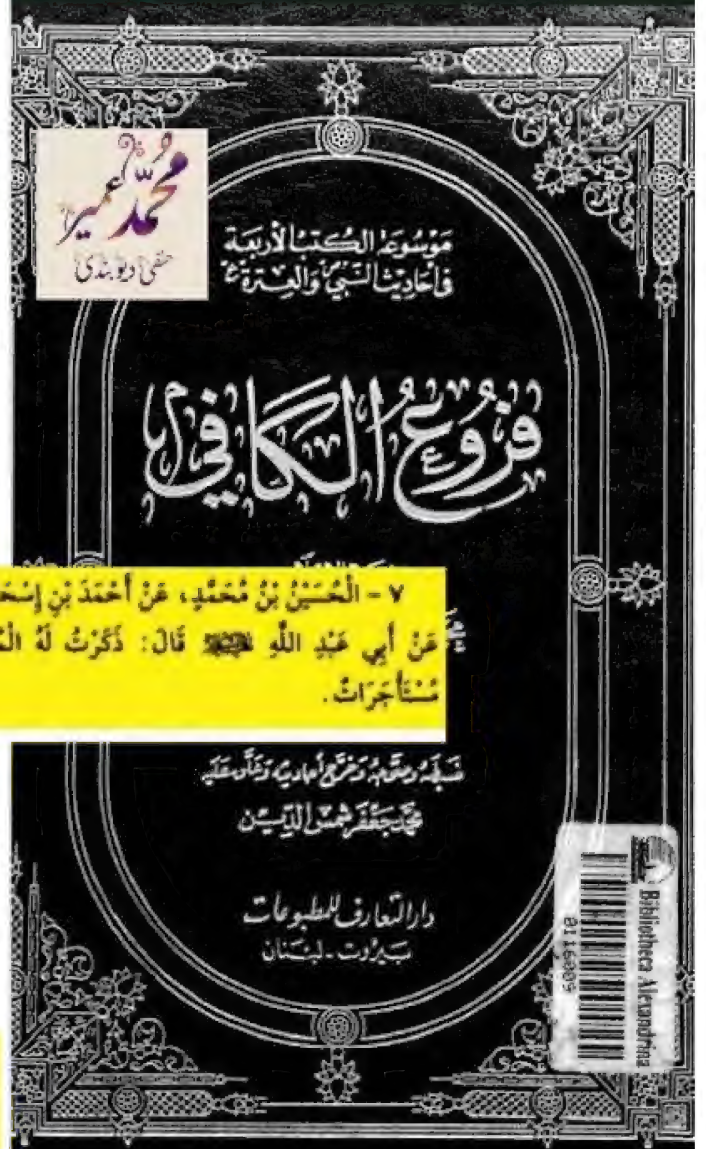
۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ غُبُورٍ، عَنْ ابْنِ وَكَّابٍ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَهْنَانَ قَالَ: قُلْتُ: مَا يُجِلُّ مِنَ الشُّعْبَةِ؟ قَالَ: كَمْ يَكُنْ.

۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُطَّلَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُشَاوَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ ۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ ۶، وَلَا مِنَ الشُّعْبَةِ.

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: ذَكَرْتُ لَكَ الشُّعْبَةَ أَمِنْ مِنَ الْأَزْنَعِ؟ لَقَالَ: تَزَوَّجَ بِمَنْهَا أَلَا فَمَنْهَا؟ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي الشُّعْبَةِ مَنَاجِرَاتٌ.

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِزَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقُضَيْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ الشُّعْبَةِ لَقَالَ: أَلَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُرْجَجٍ كُنْتُ عَنْهَا فَإِنَّ عِنْدَ بَيْتِهَا جَلْمًا فَلَمَّا نَافَلَتْ عَلَى بَيْتِهَا شَيْئًا خَيْرًا فِي إِسْتِحْلَافِهَا لَكَانَ يَمْنًا رَوَى ابْنُ جُرْجَجٍ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وَكَلْتُ وَلَا عِنْدَ إِتْنَاءِ بَيْتِهَا يَتَزَوَّجُ بِمَنْهَا كَمْ شَاءَ وَصَاحِبُ الْأَزْنَعِ يَتَزَوَّجُ بِمَنْهَا مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَكَلٍ وَلَا شُهُودٍ لَهَا الْقَضَى الْأَجَلُ تَأْتِي بِنْتُ بَكْرِ عَلَاقِي وَبُعْطُهَا الشَّرُّ الْبَيْرُ وَعِنْدَهَا خَيْفَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَجِيضُ لَمَسَتْ وَأَزْمَرُونَ يَوْمًا فَأَتَيْتُ بِالْكِتَابِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَمَرَّضْتُ عَلَيْهِ لَقَالَ: حَقٌّ وَأَمْرٌ بِهِنَّ لَقَالَ: ابْنُ أَهْنَةَ وَكَانَ زُرَّارَةُ بْنُ أَهْنَانَ يَقُولُ: مَذًا وَتَحِلَّتْ أَلَا الْحَقُّ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ كَانَتْ تَجِيضُ لَمَسَتْ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَجِيضُ فَشَهْرٌ وَبُشْتٌ.

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: ذَكَرْتُ لَكَ الشُّعْبَةَ أَمِنْ مِنَ الْأَزْنَعِ؟ لَقَالَ: تَزَوَّجَ بِمَنْهَا أَلَا فَمَنْهَا؟ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي الشُّعْبَةِ مَنَاجِرَاتٌ.



شیعہ کی طرف سے اصحاب رسولؐ اور ازواج مطہراتؑ کی شان میں بدترین توہین

شیعوں کا محدث اول ملا باقر مجلسی اپنی کتاب عین احیاء کا اردو ترجمہ روح
الحیات کے صفحہ نمبر 696 پر ازواج مطہراتؑ اور اصحاب رسولؐ کی توہین
کرتے ہوئے امام صادق سے ایک روایت نقل کرتا ہے کہ امام صادق
آل محمدؑ سے بسند منقول ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد جا نماز سے نہ اٹھتے تھے
جب تک اس امت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ
بھیج لیتے تھے (العیاذ باللہ)

۶۹۶

• جناب امام صادق آل محمدؑ علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد جا نماز سے نہ اٹھتے تھے تا وقتیکہ اس امت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ بھیج لیتے تھے

وَيَا مَعْشَرَ الْأَسَافَةِ وَيَا مَعْشَرَ الزَّوْجَاتِ مِنَ
النَّاسِ اسْتَشْلُكُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَنْ تُعْتَقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنَ
الدُّنْيَا أَمَّا وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا
أَنْ تَجْعَلَ دُعَايَ أَوْلِيَاءِ فَلاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا
وَأَخْرَجَهُ صَلَاحًا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

سورہ بقرہ ۱۸۰

• جناب امام صادق آل محمدؑ علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد جا نماز سے نہ اٹھتے تھے تا وقتیکہ اس امت کے چار ظالم ملعونوں اور چار ملعونہ عورتوں پر لعنت نہ بھیج لیتے تھے

امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بعد نماز رسول خداؐ کا سلام
درد کس طرح بھجا جائے؟

آپ نے فرمایا کہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةً وَبَرَكَاتٍ
يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ قَوْمٍ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
أَمِيرَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاشْهَدْ أَنَّكَ
مُحَمَّدٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاشْهَدْ أَنَّكَ قَدْ نَعَمْتَ لِأَمْرِكَ
وَجَاءَكَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدُكَ حَتَّى أَتَىكَ الْيَوْمُ

روح الحیات

محمد عمیر

اردو ترجمہ
عین الحیات

علامہ محمد باقر مجلسی

واقفیت کا بار بار نام لے کر کہہ کر منہم کرے گا

آپ اس کو (خانہ کعبہ) کو منہم کر کے ان ہی بنیادوں پر اس کو از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ نے دیواریں بلند کی تھی اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مشاوریں گے کہ میں بھی مرید میں بھی بلکہ تمام ممالک میں

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۶

امام قائم بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: " ینقضہ فلا یبع منه إلا القواعد التي هم اقول بیت وضع للناس بیکة فی عهد آدم ۷۰ و الیوم رفعہ ابراہیم و اسماعیل ۷ منها و ان الذی بنی بعدہما لربینہ نبی ولا وصی ۷ ثم ینبئ حکما یشاء الله و لیعفی عن آثار الظالمین بیکة و المدینة و الحراق و سائر الاقوال ۷ و لیمهد من مسجد الکوفہ و لیمهد علی بنیانہ الاول ۷ و لیمهد من القصر العتیق ملعون ملعون من بناہ ۷ "

ترجمہ

" آپ اس کو دہلا کر کہہ کر منہم کر کے ان ہی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم ۷۰ میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مشاوریں گے۔ مکہ میں بھی مرید میں بھی بلکہ تمام ممالک میں

بحار الانوار

الجامعة لدراسة النجاة في اللغة العربية

تأليف

الشيخ محمد باقر المجلسي

مجلد ۱۰



حضرت علیؑ کے جنازہ میں کوئی شیعہ شریک نہیں ہوا

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؑ کا انتقال ہوا تو حسنین کریمینؑ اور دو مرد "فرشتے" جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر بلند زمین کی طرف آئے اور مقام غری میں دفن کر کے لوٹ آئے اور قبر کا نشان مٹا دیا

اصول اکائی جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۱

یقول: وَلَئِنَّ قَابِطَةَ بَنَاتِ شُعْبَةَ ؓ بَعَثَتْ رَسُولَ اللَّهِ بِكُفَيْسِ بْنِ وَثْقَتٍ وَلَهَا ثَلَاثُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَشَنَةً وَشَبُورًا يَوْمًا.

۱۱ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَبْرِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ لُقْطَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ بَقِيصِ بْنِ أَصْحَابَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؓ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا لَبِثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؓ الْخُرَاجَةَ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ وَزُجْلَانَ الْفَرَزَانَ عَلَى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَزَلُّوْهُمَا عَنْ أَيْتَانِهِمْ ثُمَّ أَخْلَدُوا فِي الْحَيَاتِ، عَلَى مَرُّو بِهٖ إِلَى الْغُرَيِّ فَذَقُوهُ وَشَوَّزَا قَبْرَهُ فَأَنْصَرَفُوا.

۱۷۱ - باب مَوْلِدِ الزُّهْرَاءِ قَابِطَةَ ؓ

وَلَئِنَّ قَابِطَةَ عَلَيْهَا وَعَلَى بَغْلَهَا السَّلَامُ بَعَثَتْ رَسُولَ اللَّهِ بِكُفَيْسِ بْنِ وَثْقَتٍ وَلَهَا ثَلَاثُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَشَنَةً وَشَبُورًا يَوْمًا.

۱۱ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَبْرِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ لُقْطَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ بَقِيصِ بْنِ أَصْحَابَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؓ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا لَبِثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؓ الْخُرَاجَةَ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ وَزُجْلَانَ الْفَرَزَانَ عَلَى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَزَلُّوْهُمَا عَنْ أَيْتَانِهِمْ ثُمَّ أَخْلَدُوا فِي الْحَيَاتِ، عَلَى مَرُّو بِهٖ إِلَى الْغُرَيِّ فَذَقُوهُ وَشَوَّزَا قَبْرَهُ فَأَنْصَرَفُوا.

بَنَاتِ شُعْبَةَ ؓ وَأَمَّا بَنَاتُ الْوَلَدِ لَا يَتَخَفْنَ.

۳ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ أَهْلُ زَلَعَةٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّامِرِ الْكَلْبِيِّ قَالَا: عَلَّقَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَا: عَلَّقْنَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الْفَرَزَانِيَّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ؓ قَالَا: لَمَّا لَبِثَ قَابِطَةُ ؓ ذَلَّهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرًّا وَعَلَا عَلَى مَوْجِعِ قَبْرِهِ، ثُمَّ قَامَ فَسَمِعَ وَخَفَ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ؓ قَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيَّ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَتِكَ وَزُجْلَانَ الْفَرَزَانِيَّ فِي الْغُرَيِّ بِأَعْيُنِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لَهَا سُرْعَةُ الْفَتَاكِ بِكَ، لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ حَبِيبَتِكَ حُسَيْنِي وَعَلَا عَنْ سَبْتِ بَنَاتِ الْعَالَمِينَ لَجَلْبِي، إِلَّا أَنَّ لِي فِي النَّاسِ بِشَيْءٍ فِي قُرْبِكَ مَوْجِعٌ لَنَزَلُ، فَلَقَدْ وَشَلَّكَ فِي تَلْعُوقِهِ قَبْرَكَ وَقَامَتْ لَكَ بَيْنَ لَحْرِي وَحُسْنِي، بَلَى وَلِي كِتَابُ اللَّهِ فِي الْقَبْرِ الْقَبُولِ، وَإِنَّ لِي مَا أَكْفَىكَ، لَقَدْ اسْتَفْجَيْتُكَ الْوَعْدَ وَأَحْلَلْتُ الْوَعْدَ وَأَحْلَلْتُ الْوَعْدَ، لَمَّا أَتَيْتُ الْخَطْبُورَ وَالْفَرَزَانَ



حضرت علیؑ کی تدفین کے بعد کو فی شیعوں کے کرتوت

جب ہم جنازہ سے واپس لوٹے تو شیعوں کی ایک جماعت ہمیں ملی جس نے جنازہ میں شرکت نہ کی تھی ہم نے ان کو حضرت علیؑ کی عزت و تکریم کے بارے میں آگاہ کیا جس کا ہم معائنہ کر چکے تھے ہماری باتیں سن کر انہوں نے کہا کہ ہم بھی وہ سب کچھ دیکھنا چاہتے ہیں جس کا تم معائنہ کر چکے ہو ہم نے انہیں کہا ہم تو حضرت علیؑ کی وصیت کے مطابق ان کی قبر کو زمین کے برابر کر چکے ہیں اور اب اس کا کوئی نشان باقی نہیں ہو گا " لیکن وہ ضدی نکلے اور ہم اس مقام تدفین کی بابت معلومات حاصل کر کے " اُدھر چل پڑے جب واپس پلٹے تو انہوں نے آکر بتلایا کہ جب ہم وہاں گئے تو ہمیں حضرت علیؑ کی قبر مل گئی پھر جب ہم نے اُسے کھودا تو اندر کچھ بھی نہ پایا

الارشاد شيخ مفيد صفحہ نمبر ۳۷، ۳۸

فصل ششم	
محل قبر آن حضرت و چگونگی خاکسپاری ایشان	
۱. عمر	یکی از نزدیکان
۲. بنت ابی	سین (ع) را خواست
۳. ابن عباس (ع)	ت را بگویند، جلوی
۴. معاویه	نفته خواستند دیدن
۵. عروشه	بر آن را از منزل با
۶. عروین	روحانی که صدای زد
۷. یکنیم	بد که می‌روشد

که بر آن نوشته شده بود که این قبری است که لوح ع برای علی بن ابیطالب ع آماده کرده است. حضرت را در آن قبر آماده به خاک سپردیم و بازگشتیم و از این یزیدگشتی که غفلت داشت به ایردستان ع کرده بود شامان بودند در راه به معشای از شیطان برخورداریم که در مراسم نماز و

۱- نام و نام خانوادگی: _____

اسیرستان ساخته کرده بود شاهان بودیه در راه به عنای از اشجان برخوردارند که در مراسم نماز و

۱- نام و نام خانوادگی: _____

في الفناء، عطفه

لَمْ يَكُنْ لَهُ جُودٌ وَكَانَ قَامَ عَلَى رَأْسِ الْوُجُوهِ فَكَانَ أَسْبَدَ أَنْ يَكُونَ مِنْ لَدُنْهِ مَا يَكُونُ أَلَا
أَنْ يَكُونَ لَدُنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ جُودٌ وَكَانَ قَامَ عَلَى رَأْسِ الْوُجُوهِ فَكَانَ أَسْبَدَ أَنْ يَكُونَ مِنْ لَدُنْهِ مَا يَكُونُ أَلَا

الإرشاد
في معرفة حجج الله على العباد
تأليف
الشيخ المفيد

تأليف
سيد محمد

الزكاة

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ترجمہ: استعلامیہ خان یارکی

قدیر، پس رو به اصحاب خود کردند و فرمودند: ترک مکنید این سه تکبیر را او این دعا را بعد از هر نماز واجب؛ زیرا هر که بعد از سلام نماز بخواند به تحقیق ادا کرده است آنچه بر او واجب است از شکر حق تعالی بر تقویت اسلام و اهل اسلام^(۱).

و به سند صحیح از احمد بن ابی نصر بزنطی منقول است که: به خدمت حضرت امام رضا علیه السلام عرض کردم: چگونه صلوات و سلام بعد از نماز واجب بر حضرت رسول صلی الله علیه و آله می باید فرستاد؟ حضرت فرمود بگو: السَّلامُ عَلَیْكَ یا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا خَیْرَةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا حَبِیْبَ اللهِ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا صَفْوَةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا أَمِیْنَ اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجَاهَدْتَ فِی سَبِیلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ حَتَّى أَنْتَ الْبَقِیْنَ، فَجَزَاكَ اللهُ بِأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ أَفْضَلُ مَا جَزَى نَبِیًّا عَنْ أُمَّتِهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلَى إِبْرَاهِیمَ وَآلِ إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ خَمِیدٌ مُجِیدٌ^(۲).

و موافق احادیث معتبره می باید بعد از هر نماز بگوید: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِزَّنَا مِنَ النَّارِ وَأَرْزُقْنَا الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنَا مِنَ الْخَوَرِ الْعِیْنِ^(۳).

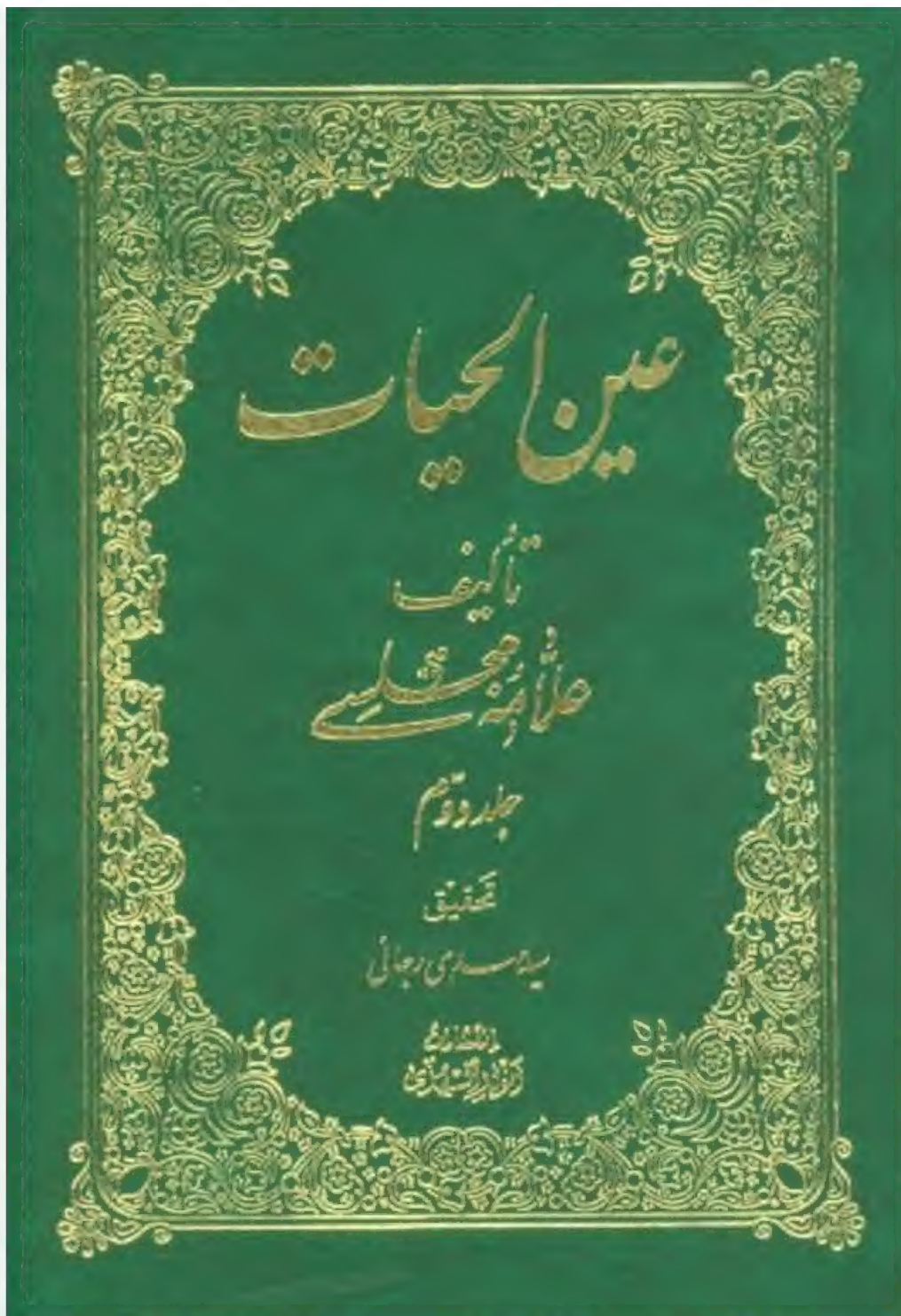
و به سند معتبر منقول است که: حضرت امام جعفر صادق از جای نماز خود بر نمی خاستند تا چهار ملعون و چهار ملعونه را لعنت نمی کردند، پس باید بعد از هر نماز بگوید: اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَانُكَرَ وَعَمَرَ وَعُثْمَانَ وَمُعَاوِیَةَ وَعَایِشَةَ وَحَفْصَةَ وَهِنْدَ وَأُمَّ الْحَكَمِ^(۴).

(۱) بحار الانوار ۲۲/۸۶ ح ۲۱.

(۲) بحار الانوار ۲۴/۸۶ ح ۲۵.

(۳) بحار الانوار ۱۹/۸۶ ح ۱۷.

(۴) فروع کافی ۳/۳۲۲ ح ۱۰.



٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الدعاء بعد الفريضة أفضل من الصلاة تنقلاً .

٦ - الحسين بن محمد الأشعري ، عن عبدالله بن عامر ، عن علي بن مهزيار ، عن فضالة بن أيوب ، عن عبدالله بن مهران قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من سبح تسبيح فاطمة الزهراء عليها السلام قبل أن يثنى رجله من صلاة الفريضة غفر الله له و [١] يبدأ بالتكبير .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن يحيى بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن ابن أبي نجران ، عن رجل ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من سبح الله في دبر الفريضة تسبيح فاطمة الزهراء عليها السلام [١] مائة مرة و أتبعها بلا إله إلا الله غفر [الله] له .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عمرو بن عثمان ، عن محمد بن عذافر قال : دخلت مع أبي علي أبي عبدالله عليه السلام فسأله أبي عن تسبيح فاطمة صلى الله عليها ، فقال : « الله أكبر » حتى أحصى [ها] أربعاً وثلاثين مرة ، ثم قال : « الحمد لله » حتى بلغ سبعاً وستين ، ثم قال : « سبحان الله » حتى بلغ مائة يحصيها بيده جملة واحدة .

٩ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن عبد الحميد ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : في تسبيح فاطمة صلى الله عليها يبدأ بالتكبير أربعاً وثلاثين ، ثم التحميد ثلاثاً وثلاثين ، ثم التسبيح ثلاثاً وثلاثين .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن الخبيري ، عن الحسين بن نويرة ، وأبي سلمة السراج قالا : سمعنا أبا عبدالله عليه السلام وهو يلحن في دبر كل مكتوبة أربعة من الرجال وأربعاً من النساء فلان وفلان وفلان ومعاوية وبسميهم وفلانة وفلانة و هند وأم الحكم أخت معاوية .

١١ - أحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : إذا شككت في تسبيح فاطمة الزهراء عليها السلام فأعد .

١٢ - عنه عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن جعفر ، عن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه كان يسبح تسبيح فاطمة صلى الله عليها فيصلي ولا يقطع .

الفوائد
مختارة
الحكايا

تأليف

فهد الشاذلي

الرجل الذي لا يرضى

الشرقي سنة ١٣٢٨ / ١٣٢٩ هـ

الجزء الثالث

دار الكتب الإسلامية

(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے سروں سے خطاب بتاریخ ۹۰/۹/۷۷)

اسلام نے اجتماع اور "وحدت کلمہ" کے لئے بڑی تبلیغ کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ یعنی ایسے دلوں کو پیش کیا ہے کہ یہ دن ہذا خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و یکجہتی کو مستحکم کرنے کا محرک بن جائے۔

(مذکورہ بالا ماخذ)

سہدویت پر اعتقاد

جو میں بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہوگا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جیسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو۔ بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے۔ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر ارواحنا للہ الفداء) کا ذخیرہ کیا ہے ان میں معنی میں جسکی تمام باتوں کو آرزو تھی لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کر سکے تمام اولیاء کی یہ آرزو تھی لیکن وہ بھی نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے مایوس نہ ہونے چاہئے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب ارواحنا للہ الفداء)

سکھ کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
ہندو کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
بدھ مت کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
عیسائی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
یہودی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
دلورام کوثری کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
بہادر موہجروی کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
ڈاکٹر مائیکل ہارڈ کہتا ہے دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
ڈاکٹر ایم این رائے کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
جو زف کہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب ترین انسان محمد مصطفیٰ ہیں۔
اور غمینی الدہال (اللہ کی بے شمار نعمتیں ہوں) کہتا ہے کہ
(معاذ اللہ) محمد مصطفیٰ کامیاب نہ ہو سکے۔



من حيث يطلع الفجر فمن ثم تطلع الشمس ، وليس عليك من حرج أن تنام إذا كنت قد ذكرت الله عز وجل .»

مع (١٣١٢) - ١٦٨ - محمد بن علي بن محبوب ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن عمار بن مروان ، عن المُنَخَّل بن جميل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام « قال : إذا انحرفت عن صلاة مكتوبة فلا تنحرف إلا بانصراف لعن بني أمية » (١) .

مع (١٣١٣) - ١٦٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن - إسماعيل بن بزيع ، عن الحسين بن ثوير ، وأبي سلمة الشَّراج « قال : سمعنا أبا عبد الله عليه السلام وهو يلحن في ذُبر كل مكتوبة أربعة من الرجال وأربعاً من النساء التيمي والعدوي وفعلان ومعاوية - يسميهم - وفلانة وفلانة وهند وأم الحكم أخت معاوية » .

مع (١٣١٤) - ١٧٠ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن - سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد « قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا انصرف الإمام فلا يصلي في مقامه ركعتين حتى ينحرف عن مقامه ذلك » .

مع (١٣١٥) - ١٧١ - أحمد بن أبي عبد الله ، عن القاسم بن يحيى (٢) ، عن جده الحسن بن راشد ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله ، عن آبائه عليهم السلام « أن أمير المؤمنين عليه السلام قال : إذا فرغ أحدكم من الصلاة فليرفع يديه إلى السماء ولينصب في الدعاء فقال ابن سبأ : يا أمير المؤمنين ! أليس الله في كل مكان ؟ فقال : بلى ، قال : فلم يرفع يديه إلى السماء ؟ قال : أما تقرأ « وَ فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوعَدُونَ » (٣) « فمن أين يطلب الرزق إلا من موضعه ، وموضع الرزق وما وعد الله السماء » .

مع (١٣١٦) - ١٧٢ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن -

« حال الغفلة . ولم يعلم الراوي أن طلوع الفجر دليل على مطلع الشمس .

١ - أي بالانصراف عن الصلاة مع لعنهم . والمراد القاصيون وأيادهم لا كل من يدنو إلى

أمية . ٢ - قاسم بن يحيى بن حسن بن راشد مولى المنصور ضعيف له كتاب في أدب

أمير المؤمنين عليه السلام . ٣ - الذاريات : ٢٢ .

هَدْيُ الْحَكَامِ

في شرح المغنعة للشيخ الميرزا رضا الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

الطبعة ١٠٤٦ هـ



وقال النبي ﷺ لعلي عليه السلام: «يا علي، أنت المظلوم بعدي، من ظلمك فقد ظلمني، ومن أنصفك فقد أنصفني، ومن جحدك فقد جحدني، ومن والاك فقد والاني، ومن عاداك فقد عاداني، ومن أطاعك فقد أطاعني، ومن عصاك فقد عصاني».

٢٢٠ - ٢٢١

واعتقادنا فيمن جحد إمامة أمير المؤمنين علي والأئمة من بعده عليهم السلام أنه بمنزلة من جحد نبوة جميع الأنبياء عليهم السلام.

٢٢١

واعتقادنا فيمن أقر بأمر المؤمنين وأنكر واحداً من بعده من الأئمة، أنه بمنزلة من أقر بجميع الأنبياء وأنكر نبوة نبينا محمد ﷺ.

٢٢٢

وقال الصادق عليه السلام: «المنكر لآخرنا، كالمنكر لأولنا».

٢٢٢

وقال النبي ﷺ: «الأئمة من بعدي اثنا عشر، أولهم أمير المؤمنين علي بن أبي طالب وآخرهم القائم، طاعتهم طاعتي، ومعصيتهم معصيتي، من أنكر واحداً منهم فقد أنكرني».

٢٢٢ - ٢٢٣

وقال الصادق عليه السلام: «من شك في كفر أعدائنا والظالمين لنا، فهو كافر».

٢٢٣

وقال أمير المؤمنين عليه السلام: «ما زلت مظلوماً منذ ولدتي أمي، حتى أن عقيلاً كان يصيبه الرمد فيقول: لا تذروني حتى تذروا علياً؛ فيذروني وما بي رمد».

٢٢٣ - ٢٢٤

واعتقادنا فيمن قاتل علياً عليه السلام قول النبي ﷺ: «من قاتل علياً فقد قاتلني».

وقوله: «من حارب علياً فقد حاربنى، ومن حاربنى فقد حارب الله».

٢٢٤ - ٢٢٥

وقوله ﷺ لعلي وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام: «أنا حارب لمن حاربكم، وسلم لمن سالمكم».

وأما فاطمة - صلوات الله عليها - فاعتقادنا فيها أنها سيدة نساء العالمين، من الأولين والآخرين.

وأن الله يغضب لغضبها، ويرضى لرضاها، وأنها خرجت من الدنيا ساخطة على ظالمها

٢٢٥ - ٢٢٩

وغاصبها، ومانعي إرثها.

وقال النبي ﷺ: «إن فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني، ومن غاظها فقد غاظني، ومن سرها فقد سرني».

٢٢٩

وقال ﷺ: «إن فاطمة بضعة مني، وهي رuchi التي بين جنبي، يسوؤني ما ساءها، ويسرني ما سرها».

٢٤٠

واعتقادنا في البراءة أنها واجبة من الأوثان الأربعة، ومن الإنث الأربعة، ومن جميع

أشياعهم وأتباعهم، وأنهم شر خلق الله.

ولا يتم الإقرار بالله وبرسوله وبالأئمة إلا بالبراءة من أعدائهم.

٢٤٠ - ٢٤١

كِتَابُ

الْإِعْتِقَادَاتُ

(بِلَاهُومِشْن وَتَعْلِيْقَاتُ)

تَالِيفُ

الشَّيْخِ الثَّقَةِ الْجَلِيلِ الْأَعْظَمِ
وَالْمُحَدِّثِ الْمُتَكَلِّمِ الْفَقِيهِ الْأَقْدَمِ

الصَّدِّيقِ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُسَيْنِيِّ

مُتَوَفَّى ٢٨١ هـ

تَصْحِيفُ

مُؤَسَّسِ الزَّيْنِ الْأَمْرَةِ الْهَادِيَةِ قَسَمِ الْقَدْسَةِ

شیعہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور ابو بکرؓ میں کوئی فرق نہیں (معاذ اللہ)

غلام حسین نجفی کنجر کی اولاد اپنی کتاب جاگیر فدک میں جناب صدیق اکبرؓ کی شان میں بدترین توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر اہل دنیا نے ثلاثہؒ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے جناب ابو بکرؓ اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے اور ہم اہل تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے

جاگیر فدک ص ۵۰۹

۵۰۹

قرآن مجید کا اہل قیصدہ کہ ظالم امام نہیں ہو سکتا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل نہیں۔ اگر اہل دنیا نے ثلاثہؒ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابو بکرؓ اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے۔ اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے اور ہم اہل تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے۔

F.C/M Umailr

اہل نہیں۔ اگر اہل دنیا نے ثلاثہؒ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابو بکرؓ اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو اہل دنیا نے منصب امامت دیا ہے۔ اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو، فرق کرنا بے انصافی ہے اور ہم اہل تشیع نے دونوں کو ٹھکرایا ہے۔

خلیفہ کے بلا اجرت وکیل شاہ عبدالعزیزؒ کا ایک دستخط
ثبوت: تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم ص ۲۲ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور
وقد تقررت فی الاصول ان المشتق فیہا قام بہ المبدأ فی الحال

کتاب الاول

در بیان صفات فی کتاب
حق الزکوة علی السلام

جاگیر فدک



مجموعہ

مجموعہ کتب اسلامیہ
۱۳۹۵

شیعہ کے نزدیک سنی ولد الزنا سے بدتر اور کتے سے زیادہ ذلیل ہے
 ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حق الیقین کے صفحہ ۸۲ پر لکھتا ہے جس جگہ
 ولد الزنا (حرامی) غسل کرے اس جگہ غسل نہ کرو اور نہ اس جگہ
 غسل کرو جہاں ناصبی (سنی) غسل کرتا ہے کیونکہ وہ ولد الزنا سے بھی
 بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سب سے ذلیل کتے کو پیدا
 کیا ہے اور ناصبی (سنی) کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہے
حق الیقین ص ۸۲

حسین علیہ السلام را استغفافی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکہ العیاذ باللہ بہ آن استنجاء نماید، یا نسبت
 بہ کتب حدیث شیعہ استخفاف کند، و بعضی کتب فقہ شیعہ را نیز چنین می دانند، یا بہ یکی
 از عبادات کہ ضروری دین است استہزاء و استخفاف نماید، یا بت یا غیر بت را معبود خود
 قرار دهد و آن را بہ قصد عبادت سجده کند، یا شعار کفار را کہ متضمن اظهار کفر باشد
 ظاهر گرداند مثل آنکہ زنا را ببندد بہ این قصد، و یا پیشانی خود را بہ روش ہنود زرد کند

و از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ: غسل ممکن در جایی کہ در آن جمع می شود
 غسل حمام زیرا کہ در آن غسل و لدزنا می باشد و غسل ناصبی می باشد و آن بدتر است
 از ولد زنا، بہ درستی حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریدہ است و ناصبی نزد خدا
 خوارتر است از سگ ^(۱).

حلول کرد و نسبت ایشان را خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث، و نواصب کہ
 عداوت با علی علیہ السلام دارند، یا با اہل بیت علیہم السلام و اہل بیت
 دین اسلام است.

و از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ: غسل ممکن در جایی کہ در آن جمع می شود
 غسل حمام زیرا کہ در آن غسل و لدزنا می باشد و غسل ناصبی می باشد و آن بدتر است
 از ولد زنا، بہ درستی حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریدہ است و ناصبی نزد خدا
 خوارتر است از سگ ^(۱).

و مجسمہ کہ خدا را جسم می دانند از بلور یا بہ صورت پسر سادہ می دانند، ایشان نیز
 کافر و مخلد در آتش اند و در غیر اینہا از فرق مخالفان دو قسمند:
 اول متعصبی چندند کہ حجت بر ایشان تمام شدہ است و علم بہ بطلان مذهب خود
 دارند و از برای تعصب و اغراض دنیویہ انکار حق می نمایند، یا بہ اعتبار متابعت آباء

حق الیقین

و اعتقادات و عبادت اسلامی



تألیف و استخراج منابع
 علامہ محمد باقر مجلسی

علامہ محمد باقر مجلسی

تین صحابہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ اہل تشیع کے نزدیک مرتد ہیں (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے انتقال کے بعد تین آدمیوں کے علاوہ تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے (معاذ اللہ) راوی کہتا ہے میں نے دریافت کیا وہ تین کون تھے فرمایا مقداد بن الاسود، ابوذر غفاریؓ اور سلمان الفارسیؓ

رجال الکشی ص ۱۳

۱- سلمان الفارسی ابو الحسن و ابو اسحاقؓ

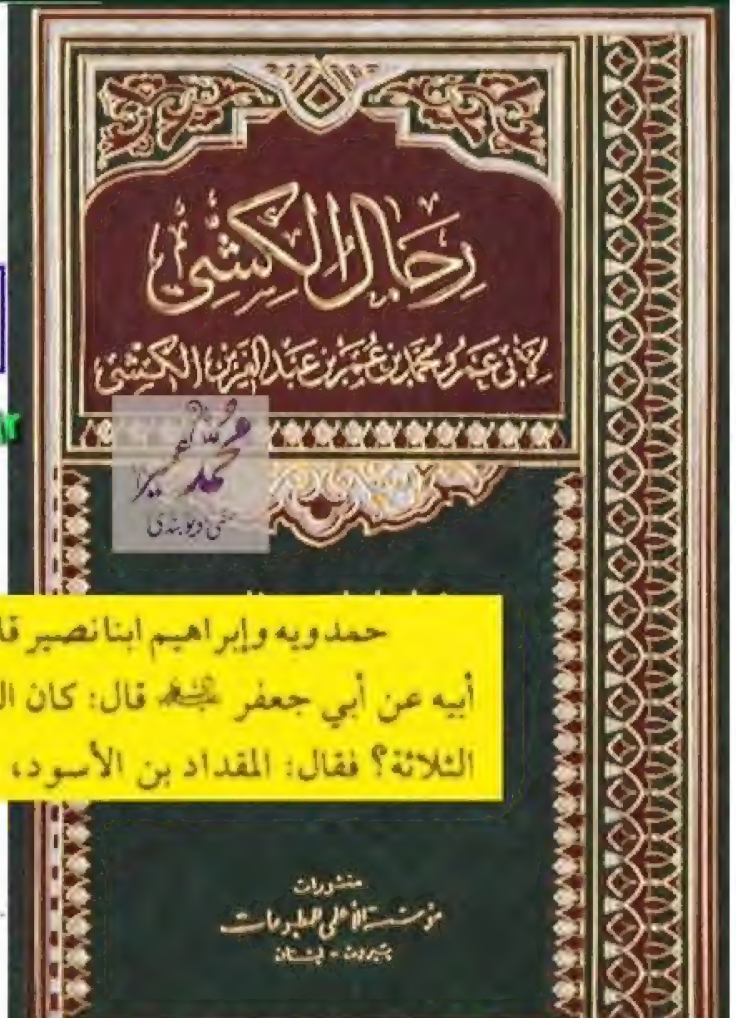
حمد و یہ و ابراہیم ابنانصیر قالاً: حدثنا محمد بن عثمان بن حنان بن سدير عن

أبيه عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل الردة بعد النبي إلا ثلاثة. فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، وأبو ذر الغفاري، وسلمان الفارسي. ثم عرف الناس بعد يسير وقال: هؤلاء الذين دارت عليهم الرحا وأبوا أن يبايعوا أباي بحر حتى خالوا بأمر المؤمنين عليه مكرهاً فبايع، وذلك قول الله عز وجل: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ أَمْثَلُ قُلُوبُ النَّاسِ لَوْ كُنُوا يَعْلَمُونَ﴾ الآية (۱)۔

جبرائیل بن أحمد الفاریابی قال: حدثني فضال عن ثعلبة بن ميمون عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام عن أبيه عن جده عن علي بن

حمد و یہ و ابراہیم ابنانصیر قالاً: حدثنا محمد بن عثمان بن حنان بن سدير عن هم، أبيه عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل الردة بعد النبي إلا ثلاثة. فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، وأبو ذر الغفاري، وسلمان الفارسي. ثم عرف الناس النضري قال: سمعت عبد الملك بن أعين يسأل أبا عبد الله عليه السلام قال: فلم يزل يسأله حتى قال له: فهلك الناس إذا؟ فقال: إي والله يابن أعين هلك الناس أجمعون. قلت: من في الشرق ومن في الغرب؟ قال: فقال إنها [إن بقوا] فتحت على الضلال. أي والله هلكوا إلا ثلاثة ثم لحق أبو ساسان وعمار وشثيرة وأبو عمرة فصاروا سبعة.

(۱) ويقال له أبو عبد الله وكان يعرف بسلمان الخير وسلمان المحمدي، أصله من ((رامهرمز)) من



بقول شیعہ تحریف قرآن پر تقریباً دو ہزار مستند روایات شاہد ہیں (نعمت اللہ جزائری، باقر مجلسی)

تحریف القرآن کی روایات بکثرت ہیں یہاں تک کہ نعمت اللہ جزائری نے اپنی تصنیفات میں کہا ہے جو کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ اخبار و روایات جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں دو ہزار سے بھی بڑھ کر ہیں ان روایات کو ایک جماعت نے روایات مشہور کہا ہے جن میں شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ باقر مجلسی وغیرہ شامل ہیں بلکہ شیخ نے تو بتیان میں ان روایات کو دو ہزار سے بھی زیادہ بتایا ہے اور ان کے متواتر ہونے کا دعویٰ ایک جماعت نے کیا ہے جن کا ذکر اس بحث کے آخر میں آ رہا ہے جو کچھ لوگوں نے ان روایات پر بطور اعتراض کیے ہیں حالانکہ ایسے اعتراض انہیں کرنے نہیں چاہیں تھے کیونکہ ایک تو وہ ضعیف ہیں دوسرے ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے تیسرے یہ کہ وہ جس مقصد کے لیے ذکر ہوئے اس پر دلالت نہیں کرتے اور چوتھے یہ کہ وہ اخبار مشہورہ کے خلاف ہیں تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ روایات جو کہ ان حضرات نے تحریف قرآن کے ضمن میں پیش کی ہیں وہ ان کتابوں سے منقول ہیں جن پر ہمارے اہل تشیع اصحاب کا احکام شرعیہ اور آثار نبویہ کے ثابت کرنے کا دار و مدار ہے

فصل الخطاب ص ۱۹۹، ۱۹۸

الفرقة وجعلها خارجا في المقام بوجه التكليف المشبه من قبل صرف الاخبار المذكورة الصريحة
لكن من اشياء من الحق عليه السلام ان من الحق كتمها ولكن انصت لك وظاهر الخبر ان الحق
لكنوم هو اشياء لا من المذكور لا الاسرار الخفية من حق من الاشياء الدليل ان
عشر الاخبار الواردة في الواو المخصوص من القرآن الدالة على تبيين بعض الكلمات الابان والامر
باعتبار الصور المتعددة وهي كثيرة جدا حتى قال السيد فخر الله الخراساني في بعض مؤلفاته كما حكى عنه
الاخبار الدالة على ذلك من قبل الحق عليه السلام ادعى استغاضها جماعة كالنقيب الحق الدمار والدلائل
المجلسي وغيرهم بالشيعة اشتهر معروضا في النسخة المبكر بها بل ادعى تجاوزها جماعة طوائف كرم في آخر الحديث

ومن ذكرنا بسند قوي مع طلبة الصانع وغيره في اخر ما ضعف جعل فيها القواعد ما عليها التمسك
على الا يفرح من ضعفها ثم ولما انقضى على ذلك على المطلوب بانه وعاقبتها الشبهة
لنوع اعلم ان تلك الاخبار منقول من الكتب المعبر عنها بعلوا احكاما في اثبات الاحكام الشرعية
والا ان التوبة الا كتاب الغرام لا حدين محمد السليوي فقد ضعفه عن الرجال فالواجب عليها ذكر
في نسخة الاشارة الى هذا الكثر لكون حاله حال غيره مما نقلنا عنه في هذا الباب



بقول علامہ نوری طبرسی تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنا ہی شیعہ کی نجات کے لئے کافی ہے

گنہگار بندہ حسین بن محمد تقی النوری الطبری اللہ تعالیٰ اسے اپنے دروازے پر کھڑا ہونے والوں میں کرے اور اپنی کتاب سے تمسک کرنے والوں سے بنائے کہتا ہے کہ یہ کتاب بڑی لطیف اور گراں قدر ہے میں نے اس میں تحریف قرآن کا مسئلہ اور ظالموں کی برائیاں بیان کی ہیں اور اس کا نام رکھا ہے فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب۔ میں نے اس میں تین مقدمات اور دو باب رکھے ہیں اور میں نے اس کتاب میں عجیب حکمتیں بیان کی ہیں جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور میں خدا سے امید کرتا ہوں اس کی رحمت کی جس کے گنہگار لوگ منتظر ہیں کہ یہ کتاب مجھے قیامت کے دن نفع دے گی جس روز مال اور اولاد کچھ نفع نہ دیں گے

فصل الخطاب ص ۲



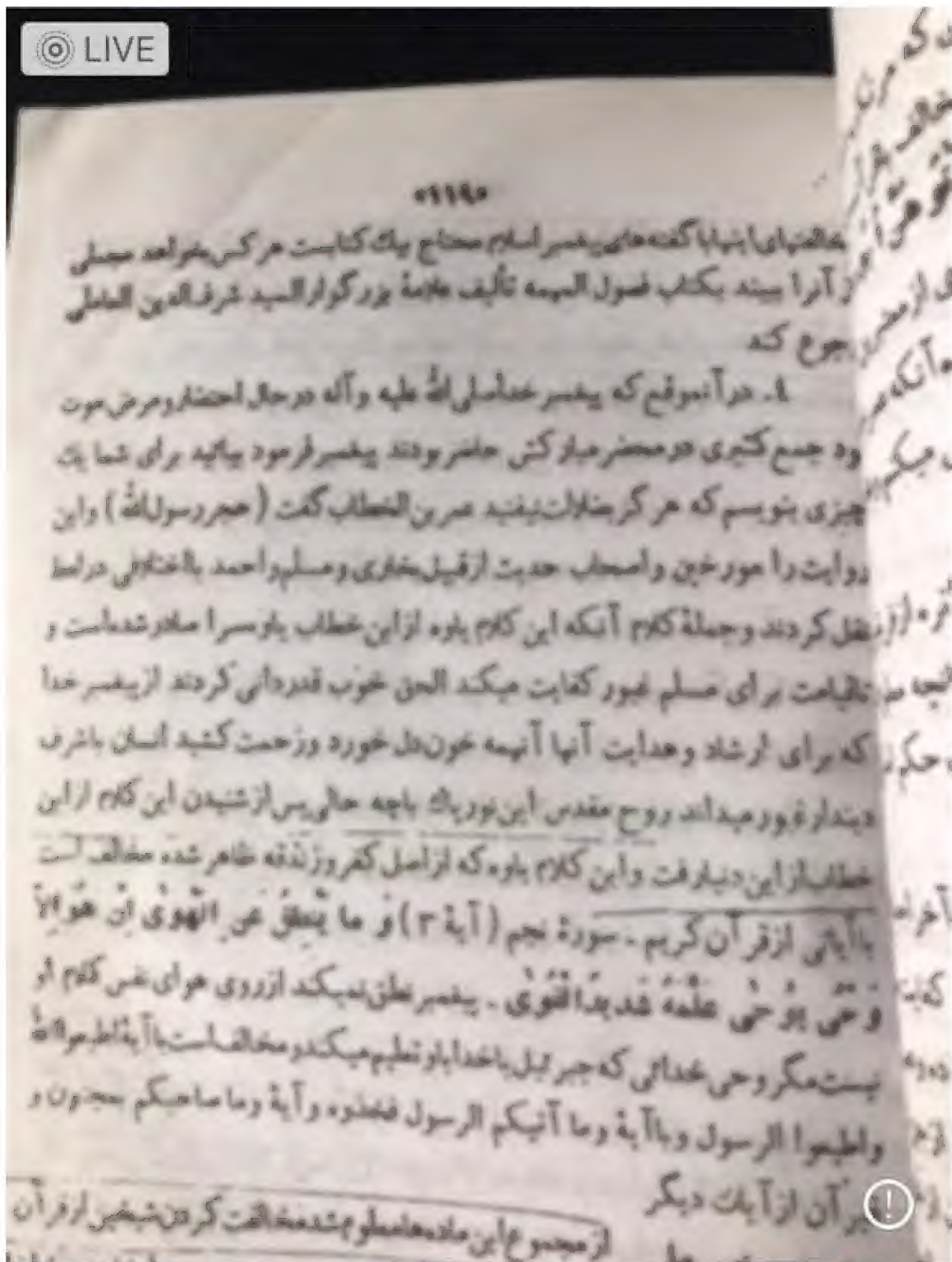


2 June

18:51

Edit

LIVE





2 June
18:50

Edit

LIVE

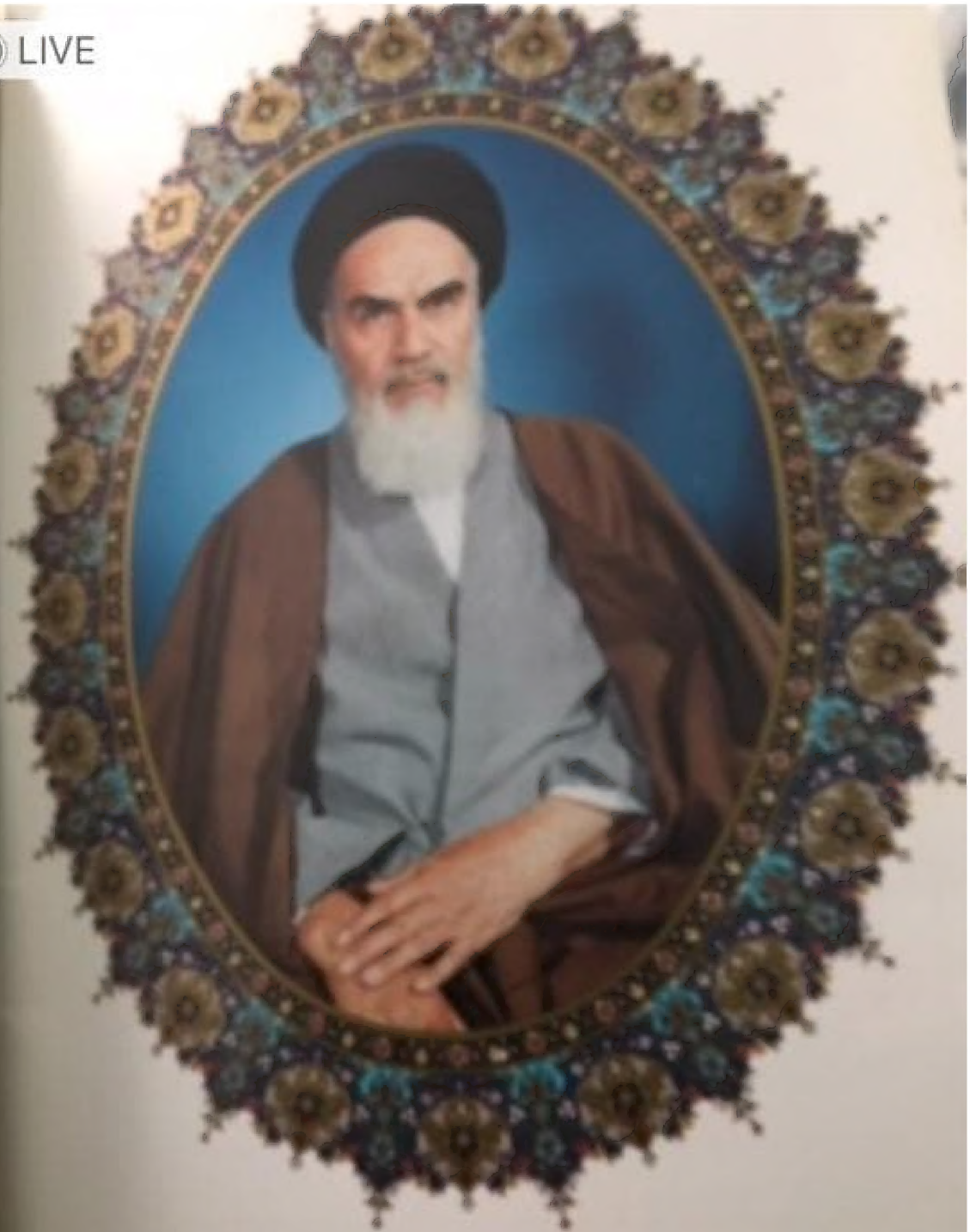




2 June
18:41

Edit

LIVE





2 June
18:40

Edit

LIVE

Imam Khomeini's Last Will and Testament





2 June
18:42

Edit

LIVE

